سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(بدھ26،جمعرات27،جمعۃ المبارک28،سوموار31۔اگست،منگل یکم ستمبر2015)

(یوم الاربعاء10،یوم الخمیس11،یوم الجمع12،یوم الاثنین،15،یوم الثلاثۃ16۔ذیقعد1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد16(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولھواں اجلاس

بدھ،26۔اگست 2015

جلد 16: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	1
2۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	3
3۔	ایجنڈا	------------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
7۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
8۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	15
	تعزیت	
9۔	وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، ممبر اسمبلی محترمہ کنیز اختر، سابق ممبر اسمبلی راؤ اقبال اور دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت------------	16
10۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	17
	قرارداد	
11۔	خود کش دھماکے میں معزز وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	18
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
12۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	49
	جمعرات، 27۔اگست 2015	
	جلد 16: شمارہ 2	
13۔	ایجنڈا ------------	111
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	113
15۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	114
	پوائنٹ آف آرڈر	
16۔	سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت قانون سازی اردو میں کرنے کا مطالبہ ------------	118
17۔	پارلیمنٹیرین شہداء کی فیملی کو مراعات دینے کا مطالبہ ------------	119
	سوالات (محکمہ خوراک)	
18۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	122
	تحاریک استحقاق	
19۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	133

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
20۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری)	------------	139
21۔	پنجاب کے گورنمنٹ کامرس کالجز کے کنٹریکٹ ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی (۔۔۔جاری)	------------	140
22۔	پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کو کمرشلائزیشن اور لیز کی آڑ میں فروخت کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	141
23۔	لاہور کی سڑکوں اور پلازوں کے سامنے ناجائز پارکنگ کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	142
24۔	میانوالی کے علاقے موسیٰ خیل و دیگر میں واٹر سپلائی سکیمیں خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	143
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	144
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
26۔	آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015	------------	145
27۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015	------------	146
28۔	آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015	------------	146
29۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015	------------	148
30۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015	------------	148
31۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015	------------	148
32۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015	------------	149

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
33۔	آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ2015	-----------	149
34۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی2015	-----------	150
35۔	آرڈیننس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2015	-----------	150
36۔	آرڈیننس (ترمیم) خالص غذا پنجاب2015	-----------	151
	جمعتہ المبارک، 28۔اگست 2015		
	جلد 16: شمارہ 3		
37۔	ایجنڈا	-----------	155
38۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	157
39۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	158
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت)		
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	159
41۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	177
	تحاریک استحقاق		
42۔	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی سے ناروا سلوک	-----------	188
	پوائنٹ آف آرڈر		
43۔	گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ	-----------	190
	تحاریک التوائے کار		
44۔	سرگودھا شہر کے علاقہ بھاگٹانوالہ کے بازار میں سرکاری اراضی پر غیر قانونی دکانوں کی تعمیر (۔۔۔جاری)	-----------	197
45۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو فوری take up کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	199

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال ------------	200
47۔	راجن پور کے صادق فیڈر نہر میں بارشوں کے سیلابی ریلے کی وجہ سے شگاف پڑنے سے ہزاروں ایکڑ فصلیں تباہ ------------	201
48۔	قصور اور دیگر شہروں میں محکمہ لائیوسٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی سرعام فروخت ------------	202
	سرکاری کارروائی	
49۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	204
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
50۔	مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 ------------	205
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	اسمبلی بلڈنگز میں پرانے پارلیمنٹیرینز کی آویزاں کی گئی تصاویر کے نیچے تعارفی الفاظ لکھنے کا مطالبہ ------------	211
52۔	پارلیمنٹیرینز کو ذاتی حفاظت کے لئے دو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا مطالبہ ------------	213
53۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	215
	قرارداد	
54۔	سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو غلط قرار دینے پر سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان پر قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	216
	سوموار، 31۔اگست 2015	
	جلد 16: شمارہ 4	
55۔	ایجنڈا ------------	221
56۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	223

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	224
	سوالات (محکمہ اوقاف و مذہبی امور)	
58۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	225
59۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	260
	پوائنٹ آف آرڈر	
60۔	گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ (---جاری) ------------	272
	توجہ دلاؤ نوٹس	
61۔	گوجرانوالہ۔ ممبر اسمبلی کا بیٹا اور دوست سمیت قتل سے متعلقہ تفصیلات (---جاری) ------------	286
62۔	منی مارکیٹ گلبرگ لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خوف و ہراس و دیگر تفصیلات ------------	288
63۔	جہلم: معزز ممبر اسمبلی کے بیٹے پر فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات ------------	289
	تحاریک استحقاق	
64۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	291
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
65۔	تحاریک التوائے کار نمبر 237 اور 728 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	291
	تحاریک التوائے کار	
66۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ (---جاری) ------------	293
67۔	ایلیٹ ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ پر دوران ٹریننگ وفات پانے والے کانسٹیبلز کے ورثاء کو قانونی مراعات دینے کا مطالبہ (---جاری) ------------	294

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
68۔	لاہور میں ادیبوں اور شاعروں کی مالی امداد کے لئے رائٹرز گلڈ آف پاکستان کی عمارت زبوں حالی کا شکار (۔۔۔جاری)	294
69۔	محکمہ صحت کے افسران کا یرقان کی دوائیوں کے لئے مختص رقم غریب مریضوں پر خرچ کرنے کی بجائے ذاتی فلاح پر خرچ کرنے کا انکشاف	296
70۔	ضلع ساہیوال میں حالیہ سیلاب سے دریائے راوی کے کنارے متعدد دیہات زیر آب	298
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
71۔	حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 09-2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا	300
72۔	حکومت پنجاب کا منصوبہ پروگرام برائے معاونت بحالی خشک سالی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا	300
73۔	محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں سی آر بی سی ایریا (تیسرا مرحلہ) میں رود کوہی کے انتظام وانصرام کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا	301
74۔	محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، لاہور۔ فیصل آباد۔ جھنگ۔ بھکر روڈ (33-42 کلومیٹر) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 کا ایوان میں پیش کیا جانا	301
75۔	محکمہ مواصلات وتعمیرات، حکومت پنجاب، فیصل آباد۔ سمندری روڈ (سمندری کے فیصل آباد بائی پاس کے درمیانی حصہ) کو دورویہ بنانے کے لئے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 13-2012 کا ایوان میں پیش کیا جانا	302

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، یکم ستمبر 2015	
	جلد 16: شمارہ 5	
76۔	ایجنڈا ------------	307
77۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	309
78۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	310
	سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور امداد باہمی)	
79۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	311
80۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	351
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
81۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	358
82۔	تحاریک استحقاق نمبر 15/2014 اور 4,7,15/2015 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	358
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
83۔	تحاریک استحقاق نمبر 15/2013، 20,25,31/2014 اور 1,5,8,10,11,12,14,16,17,18/2015 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	359
84۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	360
	تحاریک استحقاق	
85۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	366

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
86۔	پی پی۔170 سانگلہ ہل میں تعمیر کئے گئے انڈر پاس میں پانی بھرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ------------	368
87۔	پی پی۔170 میں ڈگری کالج کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اعلیٰ تعلیم سے محروم ------------	369
88۔	شالامار لاہور میں گدھے کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	370
89۔	نارووال میں محکمہ تعلیم کے اساتذہ کی ملی بھگت سے جعلی اسناد کا اجراء ------------ ------------	372
	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کا خدشہ ------------ ------------	374
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
91۔	فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو ادویات generic ناموں سے تیار اور فروخت کرنے کا پابند بنانے کا مطالبہ ------------	379
92۔	عظیم سرائیکی شاعر شاکر شجاع آبادی کا بیرون ملک علاج کروانے کا مطالبہ ------------ ------------	380
93۔	دہشت گردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والے شخصیات کو سرکاری طور پر شہید کا لقب دینے کا مطالبہ ------------	381
94۔	انڈکس	

1

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1267. Dated: 22nd August, 2015. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Sardar Sher Ali Gorchani, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

3

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(63)/2015/1268. Dated: 25th August, 2015. The following order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 26th August 2015 at 2:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
25th August, 2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

7۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) پنجاب ڈرگز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب سپیشل پروٹیکشن یونٹ 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
2۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے	پی پی ۔87
3۔	سردار وقاص حسن مؤکل، ایم پی اے	پی پی ۔180
4۔	محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے	ڈبلیو۔312

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26۔اگست تا 8۔ستمبر 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔ میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
15۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
19۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔ راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔ جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔ صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔ حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7۔ محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔ محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔ جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
10۔ جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔ جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔ چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13۔ نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔ خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔ جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔ جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

بدھ، 26۔اگست 2015

(یوم الاربعاء، 10۔ ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَاذۡكُرُوۡنِىۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ ﴿١٥٢﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡآ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ
رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿١٥٧﴾

سورة البَقَرَة آیات 152تا157

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا(152)اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153)اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے(154)اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو(155)ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156)یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانیں
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے
صدا کرنی میرے بس میں تھی میں نے تو صدا کر دی
وہ کیا دیں گے میں کیا لوں گا سخی جانے گدا جانے
میری مٹی کو مدینے شہر کی راہ میں بچھا دینا
کہاں لے جائے گی اس کو مدینے کی ہوا جانے
کہا جبرئیل علیہ السلام نے سدرہ تک میری رسائی ہے
ہیں کتنی منزلیں آگے نبی جانے خدا جانے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری صاحب پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

(اذان عصر)

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔ چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی-156
2۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے پی پی-87
3۔ سردار وقاص حسن موکل، ایم پی اے پی پی-180
4۔ محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے ڈبلیو-312

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر چودھری اختر علی خان پی پی-100 گوجرانوالہ حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری اختر علی خان نے بطور ممبر پنجاب اسمبلی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

تعزیت

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ)، ممبر اسمبلی

محترمہ کنیز اختر، سابق ممبر اسمبلی راؤ اقبال اور دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! محترمہ کنیز اختر ممبر پنجاب اسمبلی انتقال کر گئی ہیں ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے سابق ایم پی اے راؤ اقبال صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاری صاحب! کرنل صاحب اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء، محترمہ کنیز اختر ممبر اسمبلی اور راؤ اقبال سابق ایم پی اے کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کرنل صاحب اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہداء،
محترمہ کنیز اختر اور راؤ اقبال سابق ایم پی اے کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

نوٹ: وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ) کی شہادت کی وجہ سے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے سوالات اور ان کے جوابات کو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جیسے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں کوئی کارروائی نہ ہو گی بلکہ 16۔اگست 2015 کو ہونے والے خودکش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول / داخلہ پنجاب (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ) اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کی جائے گی لہٰذا اس سے پہلے قرارداد پیش کی جائے قواعد کے تقاضے پورے کرنے کے لئے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے بھی قرارداد کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کے حوالے سے دی تھی میری گزارش ہے کہ اسمبلی کے ممبر اور اُن کے colleague ہونے کے ناتے ہمارے بھی وہی جذبات ہیں جو شاید حکومتی بنچز والوں کے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوا تھا اس قرارداد کے بعد قائدِ حزبِ اختلاف یا جو بھی معزز ممبر بات کرنا چاہے گا اُس کو پورا موقع دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ جو قرارداد کے لفظ ہیں وہ ہمارے جذبات ہیں اپنے colleague کے حوالے سے اتنی اجازت تو ہمیں ضرور دی جائے کہ اپنے جذبات کا اظہار اُس قرارداد کی شکل میں پیش کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو پورا موقع دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات طے شدہ ہے جس طرح سے میاں صاحب نے یہ بات کی ہے یہ قرارداد پیش ہونے کے بعد اس معزز ایوان میں جتنے بھی معزز ممبرز موجود ہیں اس واقعہ سے اور شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے متعلق جو بھی اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہیں اُن کو موقع دیا جائے گا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42,71,84,115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16۔اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42,71,84,115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16۔اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول /داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 42,71,84,115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 16۔اگست 2015 کو ہونے والے خود کش دھماکے میں وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید اور دیگر کی شہادت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

خود کش دھماکے میں معزز وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ساتھیوں کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے جس واقعہ سے متعلق میں قرارداد پیش کرنے جارہاہوں اسی طرح کاایک واقعہ جس میں ہمارے انتہائی محترم بھائی اور colleague چودھری شمشاد احمد خان جو تیسری مرتبہ منتخب ہونے کے ساتھ ،آپ کے ساتھ ، میرے ساتھ اور دیگر دوستوں کے ساتھ بھی اس معزز ایوان کا حصہ رہے تو آج اُن کے بھائی منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن ہمارے دل اُن کے افسوس میں اور اُس انتہائی اندوہناک واقعہ کی جو شدت ہے ہم اُس غم اور دُکھ میں اتنے مغلوب ہیں کہ میں یہ فیصلہ نہیں کر پایا یا ہم میں سے کوئی بھی یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ آج ہم اُن کے بھائی چودھری اختر صاحب جو اُن کی جگہ پر کامیاب ہو کر آئے ہیں اُن کے ساتھ اس عمل پر کہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں اُن کے ساتھ اظہار افسوس کریں یا اُن کو مبارک باد دیں تو یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اُس کے بعد یہ دوسرا واقعہ ہے جس پر میں قرارداد پیش کرنے جارہا ہوں۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خود کش دھماکے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔
اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہو گئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شُہداء اور زخمیوں کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معزز گھرانے سے تھا وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سر انجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سر انجام دیں۔کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آرہے تھے 2013 میں مسلسل تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول/داخلہ کے طور پر خدمات سر انجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے سر زمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ سوال put کرنے کے بعد جب یہ قرارداد پاس ہو جائے تو اس کے بعد اجلاس کو ملتوی کرنے سے پہلے معزز ایوان میں سے جو بھی ممبر اس بارے میں اظہار خیال کرنا چاہے تو اس کو موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خود کش دھماکے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہوگئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شہداء کے زخمیوں کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معزز گھرانے سے تھا۔ وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سرانجام دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آ رہے تھے 2013 میں تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول/داخلہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ سرزمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔ یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور ان کے اہلخانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بروز مورخہ 16۔اگست 2015 کو شادی خان ضلع اٹک میں ہونے والے خودکش دھماکے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں اس ایوان کے ممبر اور وزیر تحفظ ماحول/داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور ڈی ایس پی شوکت علی شاہ سمیت متعدد دیگر افراد شہید ہوگئے اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے۔ یہ ایوان اس المناک واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے اور ان شہداء کے زخمیوں کے لواحقین کے غم

میں برابر کا شریک ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا تعلق اٹک کے ایک معزز گھرانے سے تھا۔ وہ ایک نہایت دلیر شخص تھے انہوں نے 1967 میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں جس پر انہیں 1988 میں تمغہ بسالت سے نوازا گیا انہوں نے امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی بھی خدمات سرانجام دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنے علاقے کی نہایت پسندیدہ اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور 2002 سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آ رہے تھے 2013 میں تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے بعد وہ شہادت کے وقت صوبائی وزیر تحفظ ماحول / داخلہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ سرزمین پنجاب کے اس بہادر سپاہی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ ایوان ایک بار پھر سیاسی و عسکری قیادت کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں اپنی حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔ یہ ایوان تمام شہداء کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور زخمی افراد کی جلد صحتیابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم آج یہاں جس مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں وہ مقصد یہ ہے کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا میرا ان سے ایک interaction تھا وہ بہت کم بولتے تھے لیکن ہمیشہ بہت نپے تلے انداز میں بات کرتے تھے۔ وہ بامقصد بات کرتے اور میں نے انہیں فضول بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ خاص طور پر جو پچھلا اجلاس تھا اس میں اپوزیشن نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی ہوئی تھی، لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوئی اور وہ اس بحث کو sum-up کر رہے تھے۔ آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا اور ہم نے بطور خاص اس بات کو محسوس کیا کہ وہ جس جرأت کے ساتھ، جس بے باکی کے ساتھ، جس determination کے ساتھ، مصمم ارادے کے ساتھ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی

بات کر رہے تھے اور اس دہشت گردی کے عفریت سے اپنے اس پاک وطن کو بچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کی بات کر رہے تھے۔ وہ یہاں پندرہ بیس منٹ بولتے رہے اور ہاؤس میں سناٹا تھا۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جس دلیری کے ساتھ انہوں نے بات کی شاید ہی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے کسی دوست نے اس confidence کے ساتھ، اس اعتماد کے ساتھ، اس یقین کے ساتھ اس پر بات کی ہو۔ یعنی دہشت گردی کے واقعات پر بات ہوئی، انہوں نے "را" کا ذکر بھی کیا، انہوں نے "موساد" کا ذکر بھی کیا، انہوں نے سی آئی اے کا ذکر بھی کیا اور وطن دشمن قوت اور وہ فورسز جو ہمارے اس پیارے وطن کو de-stable کر رہی تھیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں ہم سے بچھڑ چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے۔ ان کی اس ناگہانی موت اور شہادت کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر ایک نے اس دنیا سے چلے جانا ہے، ہر آدمی کا نمبر لگا ہوا ہے لیکن ایک قابل رشک موت، شہادت کی موت، کسی مقصد کی خاطر جان دے دینا اس کے بارے میں تو رب کریم بھی یہ فرماتے ہیں کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کہ جو اللہ کی راہ میں اپنے وطن کو بچاتے ہوئے، اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے وہ مرتا نہیں وہ مردہ نہیں ہے۔ رب کریم کہہ رہے ہیں کہ وہ زندہ ہے تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ یہ ایک رشک کی موت ہے کہ وہ جامِ شہادت نوش کر کے تاریخ میں ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے اور اپنا نام تاریخ میں چھوڑ گئے۔

جناب سپیکر! ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے اس فرد نے اپنی جان دے دی ہم اس مقصد کو achieve کریں، ہم اس مقصد کو حاصل کریں اور ہم اس مقصد کی طرف پیش قدمی کریں۔ میں یہاں پر دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جو انتہائی اہم ذمہ داری کے ساتھ ایک قائدانہ کردار ادا کر رہے تھے۔ وہ کمانڈر کا کردار جرأت، دلیری اور بے باکی کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو، پولیس کو، ایجنسیوں کو جس طرح سے ان کی حفاظت کرنی چاہئے تھی اور سیکورٹی measures کے بارے میں محتاط ہونا چاہئے تھا وہ نہیں تھا۔ اس واقعہ کے بعد اس پر بات ہوتی ہے اور آئی جی نے کہا کہ وہ کوئی اتنی پروا نہیں کرتے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سٹیٹ کی ذمہ داری تھی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ذاتی ذمہ داری نہیں تھی۔ وہ اتنے قیمتی آدمی تھے وہ جس دلیری وہ بہادری کے ساتھ اس جنگ کو کمانڈ کر رہے تھے ہم نے ان کو لاوارث چھوڑا ہوا تھا۔ انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جس

دن دھماکا ہوتا ہے، اس کے اگلے روز ان کے اہلخانہ سے تعزیت کے لئے میں ان کے گاؤں بھی گیا تھا، وہ دو گھنٹے تک اس لنٹر کے نیچے پڑے سسکتے رہے لیکن وہاں سے انہیں rescue نہیں کروایا جا سکا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک criminal negligence ہے۔ وہ لوگ جو اس طرح کی ذمہ داریوں پر مامور ہوتے ہیں، ہماری حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہونی چاہئے، ہم نے اپنے باقی حکمرانوں کے لئے تو ہزاروں کی نفری رکھی ہوئی ہے، معذرت کے ساتھ میں کوئی اختلافی بات نہیں کروں گا لیکن یہ facts ہیں۔ بلٹ پروف گاڑیاں بھی ہیں، ایک نہیں درجنوں، ہزاروں لوگ ہیں جن پر پورے خاندان سفر کرتے ہیں اور محفوظ زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے، خدا کے لئے یہ ایک سوالیہ نشان ہے، یہ قرض ہے ہمارے اوپر شجاع خانزادہ شہید کی طرف سے کہ ہم نے ان کی جان کو بچانے کے لئے، سکیورٹی کا اتنا ڈھیلا ڈھالا اور اتنا ناقص انتظام کیوں کیا؟

جناب سپیکر! دوسری بات، میں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے آج پوری قوم ایک page پر ہے، فوج، رینجرز، اس کے علاوہ تمام ایجنسیاں، تمام پولیٹیکل پارٹیز، تمام مذہبی جماعتیں سب کا یہ consensus ہے جس کی وجہ سے نیشنل ایکشن پلان بن گیا ہے لیکن جس تیزی کے ساتھ، جس سنجیدگی کے ساتھ، جس سوچ کے ساتھ اس کے اوپر عملدرآمد ہونا چاہئے وہ نہیں ہو رہا۔ آج وقت آ گیا ہے کہ ہم بھرپور انداز کے ساتھ short and long term measures جو اس نیشنل ایکشن پلان کے اندر دیئے گئے ہیں ان کو سامنے رکھیں، ہماری صوبائی حکومت بھی اس پر focus کرے کہ کس طرح سے جلد از جلد ہم اپنے اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی ساتھ NACTA کے متعلق عرض کروں گا کہ حکومت کو اپنی ترجیحات بھی بدلنی چاہئیں۔ یہ اتنا بڑا سانحہ ہے، جیسے میں نے پہلے کہا کہ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پیش قدمی کریں، اپنی efforts کو بڑھائیں اور دہشت گردی سے پاک پنجاب، پاکستان آئندہ آنے والی نسلوں کے حوالے کریں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ NACTA کے لئے چودھری نثار وزیر داخلہ پاکستان اور ان کی منسٹری 16-2015 کے بجٹ میں حکومت پاکستان سے 25- ارب روپے مانگتی ہے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کو 7 کروڑ روپے دیا جاتا ہے۔ اب ترجیحات آپ کے سامنے ہیں، مجھے ان کی ترجیحات دہشت گردی کا خاتمہ نہیں لگتی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا اور میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ میں budget book کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کی وزارت داخلہ دہشت

گردی کے خاتمے کے لئے 25۔ارب روپے ڈیمانڈ کرتی ہے کیونکہ NACTA کو ہم نے فعال بنانا ہے، equipment کے لئے، ٹریننگ کے لئے، سٹاف کے لئے، اس پورے ادارے کو بحال کرنے کے لئے ہمیں یہ رقم درکار ہے لیکن ادارے کو صرف 7 کروڑ روپیہ دیا جاتا ہے۔ ہم 40۔ارب روپے اسلام آباد میں میٹرو بس پر لگا سکتے ہیں، ہم ملتان میں بھی 40، 45۔ارب روپے میٹرو پر لگا سکتے ہیں، اسی طرح ہم کسی اور جگہ بھی لگا سکتے ہیں لیکن یہ زبانی lip service کے علاوہ یہ بات کہیں نظر نہیں آ رہی کہ ہمارے حکمرانوں کی priorities کے اندر number one priority یہ ہو کہ ہم نے اس دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم realize کریں، خدا کے لئے اپنی ترجیحات کو بدلیں، ترجیحات میں اگر سب سے پہلے نیشنل ایکشن پلان ہے، انرجی کرائسز ہے اور دہشت گردی کے عفریت سے اس ملک کی جان چھڑانا ہے۔ یہ میٹرو بسیں، پل اور اورنج ٹرینیں نہیں ہیں۔ یہ آپ ضرور کریں لیکن at the cost of these two objectives نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے صوبائی حکومت، مرکزی حکومت سے یہ گزارش ہے کہ خدارا شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہم از سر نو اپنی ترجیحات کو دیکھیں اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تمام تر وسائل، تمام تر اہلیت بروئے کار لائیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں اس شہید کے لئے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ محسن نقوی نے کہا تھا کہ:

یہ کس نے ہم سے لہو کا خراج پھر مانگا
ابھی تو سوئے تھے مقتل کو سرخرو کرکے

جناب سپیکر! میں کوئی اختلافی، اضافی بات کرنا نہیں چاہتا کیونکہ آج کا دن، ہماری دعا ہے کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان کو ان کے رشتہ داروں کو صبر ایوب عنایت کرے۔ محبت کو اس وقت تک اپنی گہرائی کا اندازہ نہیں ہوتا جب تک بچھڑنے کا وقت نہیں آ جاتا۔ کرنل صاحب، شہید صاحب ایک دبنگ، نڈر، ہنس مکھ، ان کی محبت کی چاشنی آج پھر نہ صرف ہم سب بلکہ بین الاقوامی طور پر، یورپی یونین، کینیڈا، یو کے، یو ایس اے یعنی تمام ملکوں کے نمائندوں نے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

میں یہاں پر بہت مختصر بات کروں گا کہ تاریخ ہمیشہ صرف فیصلے کرنے والوں کو یاد رکھتی ہے، تاریخ بغاوت کرنے والوں کو یاد رکھتی ہے، سمجھوتہ کرنے والوں کو یاد نہیں رکھتی۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے تاریخ میں فیصلے کئے ہیں، بغاوت کی ہے اور شہادت کا بہت بڑا رتبہ انہوں نے پایا ہے۔ ہمارا سب کا آخرت پر ایمان ہے day of resurrection پر ایمان ہے، موت پر ایمان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شہادت کی موت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ شہید جو ہوتا ہے اس کو غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ وہ پہلے ہی پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ رتبہ دیا ہے لیکن آج ان کی شہادت نے ایک نیا سبق بھی دیا ہے کہ ہم سب کو دہشت گردی اور دہشت گردوں کے خلاف ایک بار پھر جیسا کہ قائد حزب اختلاف فرما رہے تھے کہ ہمیں سب کو متحد، متفق ہونے کی ضرورت ہے۔ کرنل صاحب کی شہادت نے ہمیں ایک نئی سمت ایک نئی راہ دکھائی ہے اور آج اس راہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ آخر کب تک یہ لاشیں اٹھاتے رہیں گے، اب وقت آگیا ہے کہ Do or die اور اگر ہمیں بھی اپنی جان کا نذرانہ اس میں پیش کرنا پڑتا ہے تو ہم سب پاکستان میں بسنے والی پوری قوم نہ صرف ہمارے مسلم بھائی بلکہ ہم تمام اقلیتیں بھی اس بات کے لئے حاضر ہیں کہ ہم نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اس ملک کو بنایا تھا اب اس ملک کو بچانے کے لئے بھی خون کا آخری قطرہ دیں گے۔ اسی کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ مجھ سے زیادہ بات نہیں ہو سکے گی، صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

رخصت ہوا تو بات میری مان کر گیا
جو کچھ تھا اس کے پاس مجھے دان کر گیا
کل ایک عزیز دوست اپنے مفاد پہ مجھے قربان کر گیا
بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا
شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سال 2002 سے ہمارے colleague چلے آ رہے تھے، جس بہادری جرأت، خودداری اور غیرت مندی کے ساتھ انہوں نے وقت گزارہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج پورا ایوان شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کی شہادت پر سوگوار ہے، سیاست چمکانے کا وقت نہیں ہے، میں صرف چند گزارشات کروں گا۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع

خانزادہ ایک بردبار، علیم اور حلیم طبیعت کے مالک تھے۔ جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیشہ ایوان میں بامقصد بات کی، پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی، دہشت گردی کی روک تھام کے حوالے سے بات کی اور میں سمجھتا ہوں کہ جب اپوزیشن کی طرف سے لاء اینڈ آرڈر پر بات ہوئی تو انہوں نے بڑے بہتر انداز میں پنجاب گورنمنٹ کو defend کیا لیکن افسوس اس بات کا ہے اور یہ وہی بات ہے کہ:

مر جائے تو بڑھ جاتی ہے انسان کی قیمت
زندہ رہے تو جینے کی سزا دیتی ہے دنیا

جناب سپیکر! آج ترمیم لائی جا رہی ہے اور ایجنڈا تبدیل کیا جا رہا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے اس سے پہلے ایک دن کے لئے اجلاس بلایا جاتا جس میں تعزیتی قرار داد اور ان کو خراج تحسین پیش کیا جاتا تو یہ ایک منفرد بات ہوتی۔ چلو چھوڑیں آگے چلیں شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ہمیشہ اس ایوان میں وزیر اعلیٰ کی نمائندگی کی ان کے توجہ دلاؤ نوٹسز کو defend کیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج اس ایوان میں جب شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے وزیر اعلیٰ پنجاب اپنی سیٹ پر موجود ہوتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ آج ہم میں نہیں لیکن ان کی یادیں رہیں گی، ان کی باتیں رہیں گی، ان کا وہ جوش، وہ ولولہ ہم یاد رکھیں گے۔ میری چند تجاویز ہیں کہ اتنے بہترین نڈر پارلیمنٹیرین کی یاد کے لئے، اسے خراج تحسین پیش کرنے کے لئے آپ رولنگ فرمائیں کہ اس ہاؤس میں کسی ایک اچھی جگہ پر جہاں سے ممبران صوبائی اسمبلی کا گزر ہو ان کی تصویر آویزاں ہو تاکہ موجودہ اور مستقبل میں آنے والے ایم پی ایز کو یہ محسوس ہو کہ یہ انتہائی دلیر، جرأت مند اور غیرت مند ایم پی اے کی تصویر ہے۔ اس کے ساتھ پنجاب میں کسی اہم منصوبے، کسی اہم بلڈنگ یا کسی اہم روڈ کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے۔ وہ ایک (ریٹائرڈ) فوجی افسر تھے سیاست میں آ گئے لہٰذا ایوان کی طرف سے یہ تجویز بھی آرمی کو بھیجی جائے کہ اگر ان کو نشان حیدر نہیں تو ان کی موت کے بعد ان کو کوئی ایسا اعزاز عطا کیا جائے جو تاریخ میں یاد رکھا جائے۔ جیسے میرے بھائی نے فرمایا کہ:

بچھڑا وہ کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا یہ اجلاس ایک شہید کے بارے میں ہمیں چند الفاظ کہنے کی اجازت دے رہا ہے، میں بڑی مشکل سے اپنے لفظوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں کن الفاظ کے ساتھ اس شہید کو خراج عقیدت پیش کر سکوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کون سے ایسے الفاظ، کہاں سے، کس ڈکشنری سے، کس کتاب سے ڈھونڈ کر لاؤں جو اس بندے کی عقیدت اور شہادت کے بارے میں پیش کر سکوں۔ میں 2002 میں اس اسمبلی کا ممبر بنا وہ بھی بنے ہم ایک کیبنٹ کا حصہ رہے، ہم اکٹھے منسٹر رہے، بڑی خوبصورت یادیں، ہماری آپس کی باتیں، ہمارے جو کیبنٹ کے دوست تھے ان کی باتیں آج بھی مجھے یاد ہیں۔ ایک نہایت نفیس، خوش شکل، بڑی خوبصورت آواز والا آدمی اس کی خوبصورت شکل آج بھی میری آنکھوں کے سامنے اور اس کی خوبصورت آواز آج بھی میرے کانوں میں اسی طرح گونج رہی ہے کہ شاید میرے left پر بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے ابھی آواز دیں گے اور جو مجھے ایک روایتی لفظ کہا کرتے تھے کہ تو روٹی نہیں کھلاتا تو روٹی کھلا۔

جناب سپیکر! ہم سب یہاں پر colleague بیٹھے ہیں، دوست بیٹھے ہیں حکومتی بنچز ہوں یا ہم ہوں بہر حال اپنی اپنی جگہ پر ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ملک کے لئے اپنا حصہ ڈال سکیں، ایسی یادیں چھوڑ کر جائیں کہ ہمارے بچوں کو اچھے نام سے یاد کیا جائے۔ ہم ایسی یادیں نہیں چھوڑ کر جانا چاہتے کہ لوگ ہمیں کسی برائی میں گنیں بلکہ ایسی یادیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں اچھائی میں گنیں۔ شہید کی موت پر کوئی بین تو کیا نہیں جاتا لیکن اپنوں کے جانے کا ایک دکھ ضرور ہوتا ہے افسوس ضرور ہوتا ہے اور وہ افسوس آج میں سب کے چہروں پر دیکھ بھی رہا ہوں اور پڑھ بھی رہا ہوں۔ ہم حالت جنگ میں ہیں اور پاکستان کے اندر جتنے بھی ادارے ہیں وہ اپنی اپنی جنگ لڑ رہے ہیں چاہے آرمی کا ادارہ ہو، پولیس کا ادارہ ہو یا دوسرے ادارے ہوں۔ ان کے پیچھے ان کے ادارے کھڑے ہیں جو ان کو خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں اور ان کی فیملیز کو بھی دیکھتے ہیں۔ اس ایوان کے اندر 90 فیصد لوگ mediocre families سے ہیں جو اپنی اپنی پارٹی کے پلیٹ فارم سے منتخب ہو کر آ جاتے ہیں لیکن کیا ہمیں ایک ادارے کے طور پر اپنے ان دوستوں کے پیچھے کھڑا نہیں ہونا چاہئے کہ جو جام شہادت نوش کر رہے ہیں، جو اپنی جان کی قربانی دے رہے ہیں؟ میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پچھلے دنوں اپنے ایک colleague کی بات سنی میرا دل کر رہا ہے کہ میں وہ بات ایوان کے سامنے ضرور رکھوں۔ میں اپنے colleague کا نام نہیں لوں گا وہ کہتا ہے کہ یار 12 ہزار روپے ہماری

سرکاری تنخواہ ہے سارے الاؤنسز ملا کر ایک ایم پی اے کو 45/40 ہزار روپے دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ رات کو میری بیٹی بیمار ہو گئی میں بھائی کی طرف تھا میرے پاس کنوینس نہیں تھی تو میں پیدل اپنی بیٹی کو ہسپتال لے کر گیا، میری جیب میں 10 روپے نہیں تھے کہ میں اس کے علاج پر خرچ کر سکوں اور میں نے سرکاری ہسپتال میں جا کر اس کا علاج کرایا۔

جناب سپیکر! میں نے دو قرار دادوں کے بارے میں آپ سے request کی ہے جس پر آپ نے بڑی مہربانی فرمائی ہے اور آپ نے کہا کہ کل مجھ سے discuss کر لینا میں چاہوں گا کہ وہ قرار دادیں ہاؤس کے سامنے ضرور آنی چاہئیں۔ ایک قرار داد تو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کے حوالے سے ہے کہ انہیں پاکستان کا اعلیٰ ترین اعزاز سول ایوارڈ دیا جائے۔ اگر آپ نے مجھے اجازت فرمائی تو میں کل یہ ایوان میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہوں گا کہ ہمارے جو پارلیمنٹیرین اس جنگ میں شہید ہو جائیں ان کو بھی وہی مراعات دی جائیں جو پاکستان کے دوسرے ادارے اپنے لوگوں کو دے رہے ہیں وہ ان کا بھی حق بنتا ہے۔ ایک درمیانے طبقے کا پارلیمنٹیرین اگر اس جنگ میں شہید ہو جائے تو شہید کی بیوہ اور بچوں کو کون پوچھے گا؟ ہم اور آپ فاتحہ کر کے چلے جائیں گے اس کی جگہ پر نیا ممبر آ جائے گا ہم اپنی اپنی باتوں میں کھو جائیں گے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شہید کی بیوہ سڑکوں پر دھکے کھاتی رہے اور اس کے بچے سکولوں میں بھی نہ جا سکیں؟ ہمیں ایک ادارے کے طور پر سوچنا چاہئے اور ہمیں متفق ہونا چاہئے ہم کوئی ناجائز favour نہیں مانگ رہے، ہم کوئی ایسی چیز نہیں مانگ رہے اگر ایک سڑک کو پانچ دفعہ اکھاڑ کر اس پر بیسیوں کروڑ روپے لگایا جا سکتا ہے تو ایک شہید کے بچے کو بھی دو چار کروڑ روپیہ دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ کسی گھر میں بیٹھ کر اپنی زندگی اپنے بچوں کے ساتھ گزار سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ بہت زبردست آدمی تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے بہت کم دوست دیکھے ہیں۔ میری اُن سے پرانے دوستوں کے حوالے سے بات ہوتی رہتی تھی۔ جب میں نے یہ کہنا کہ فلاں کا سلام آیا ہے تو وہ بڑی خیر سگالی اور محبت کے ساتھ welcome کہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یار! میں سائیکل پر پھرنے والا آدمی ہوں اور میں حلقے میں اپنی سائیکل پر جاتا ہوں۔ جب ہم منسٹر تھے اور اکٹھے ان اگلے بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے تو مجھے کہتے تھے کہ یار! تو موٹر سائیکل پر حلقے میں جاتا ہے لیکن میں تو سائیکل پر ہی اپنے حلقے میں چلا جاتا ہوں۔ ابھی قاضی احمد سعید نے بڑی

خوبصورت باتیں کہی ہیں اور مجھے بہت اچھا لگا۔ ہم آج ہیں اور شاید کل نہیں ہوں گے لیکن جب ہمارے بعد آنے والی generationاس اسمبلی کے اندر داخل ہو تو اس کو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر نظر آئے اور پتا چلے کہ اس ملک کی بنیادوں کے اندر parliamentariansکا لہو بھی موجود ہے۔ ہم نے اس کا احساس دلانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اس اسمبلی کے اندر نظر آئے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید بڑے دبنگ آدمی تھے۔ پچھلے دنوں امن وامان پر بحث ہوئی تو انہوں نے بڑے دل اور مضبوطی کے ساتھ ہماری تقاریر کا جواب دیا۔ اس کو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ میں کس کے خلاف بول رہا ہوں اور اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ ہمارے پاس شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے صرف الفاظ ہیں لیکن ایک چھوٹا اور ادنیٰ سا ممبر حزب اختلاف ہونے کے ناتے میں تمام حزب اقتدار کے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اپنے بندوں کے پیچھے کھڑے ہوں۔ یہ جنگ ہمارے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ ہم نے اگر اس ملک میں اپنے بچوں کو رکھنا ہے تو پھر ہمیں شہداء کے لواحقین اور اپنے فوجی جوانوں کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ ہماری فوج اکیلی نہیں، ہم سب اس کے ساتھ ہیں، ہم سب ایک pageپر ہیں اور اس حوالے سے ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حکومت کی جو اچھی پالیسی ہے ہم اس کی حمایت کریں گے اور ساتھ چلیں گے۔ یہ حکومت کی جنگ نہیں بلکہ پاکستان کی جنگ ہے۔ یہ ہماری نسل کی جنگ ہے۔

جناب سپیکر! شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہوا کرتی ہے۔ وہ شہید ہے اور انہیں جنت مل گئی ہے۔ ہم اس کے لئے جنت کی دُعا نہیں کر رہے بلکہ ہم یہ دُعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ انہیں جنت کے بہتر درجات عطا فرما دے۔ یا اللہ جن لوگوں سے تو بڑا خوش ہوتا ہے اور انہیں جنت میں جو اعلیٰ درجات عطا کرتا ہے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزداہ شہید کو بھی وہی درجات عطا فرما دے۔ وہ شہید ہے، وہ جنتی ہے اور اس کے لئے ہماری دُعا کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ اس نے وطن کے لئے شہادت پائی ہے۔ میں پولیس اور ریسکیو کے حوالے سے اس وقت کوئی اختلافی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن حکومت کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ جن لوگوں کو فرنٹ پر لایا جاتا ہے ان کی حفاظت کا بندوبست بھی کیا جائے۔ جن لوگوں کو Apex Committeeکے اندر بٹھا کر کام لیتے ہیں تو کم از کم ان کی حفاظت کا بندوبست بھی کر لیا جائے۔ ایک اتنا اہم شخص ہم سے بچھڑ گیا۔ ہم فاتحہ پڑھ کر گھروں کو چلے جائیں گے اور بات ختم ہو جائے

گی۔ ٹیلیویژن چینلز نے بھی انہیں بڑا خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ایک issueدوسرے issueکو killکر دیتا ہے۔

جناب سپیکر!میں اپنے معزز ممبران اور آپ سے بڑی امید رکھتا ہوں کہ ہم شہید ہونے والے ساتھیوں کو نہیں بھولیں گے۔چودھری شمشاد احمد خان(مرحوم) ہمارے دوست تھے، وہ بھی میرے ساتھ منسٹر تھے اور ہم اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔اس اسمبلی کا اتنا حق ضرور ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ ان کے caseکی کیا updateہے؟اگر آج یہ ادارہ شہداء کے ساتھ کھڑا نہیں ہو گا تو پھر جس کا دل چاہے گا وہ اپنی مرضی کر لے گا۔

جناب سپیکر!میں توقع کرتا ہوں کہ چودھری شمشاد احمد خان(مرحوم) کیس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں تو وہ ہمیں اس حوالے سے updateکریں۔ وہ ہمارے ساتھی اور بھائی تھے۔وہ حکومت میں تھے اور ہم حزب اختلاف میں ہیں لیکن اس بات کو چھوڑ دیں۔ہمارا ایک ساتھی ہم سے بچھڑا ہے لہٰذا اس کے بارے میں اس اسمبلی کو updateکیا جائے کہ ان کا caseکس stageپر ہے؟آئندہ اگر کوئی کسی کی جان و مال اور عزت سے کھیلے تو اسے پتا ہو کہ ان کے پیچھے اسمبلی کھڑی ہے۔

جناب سپیکر!میں آخر میں ان کی فیملی کے لئے دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت زیادہ صبر دے اور امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے کل اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں گے تاکہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کے جذبات بھی شہید کی فیملی تک پہنچ سکیں۔آپ کا بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد اقبال چنڑ!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج عقیدت پیش کروں۔میں سال 2002میں جب منتخب ہوا تو حزب اختلاف کے بنچوں پر تھا اور شہید کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھتے تھے۔میں نے جب بھی ان سے کسی کام کے سلسلے میں درخواست کی تو انہوں نے بڑے کھلے دل اور محبت کے انداز سے عزت دی اور کام بھی کیا۔پاکستان کی سلامتی اور بقا کے لئے جس طرح شہید کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کام کر رہے تھے وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔اس tenureمیں جب وزیر بنے تو یہاں بیٹھ کر وہ ہم سے بڑے اچھے انداز میں گفتگو کرتے تھے۔ایوان میں حزب

اختلاف کو بھی بڑے اچھے انداز سے مطمئن کرتے تھے کہ پنجاب حکومت دہشت گردی کے خاتمے کے لئے یہ اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ صرف ان کی یادیں اس ایوان میں رہ جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں قاضی احمد سعید کی بات کو second کرتا ہوں کہ اس شہید، دلیر وزیر اور عوامی نمائندے کی ایک تصویر اس اسمبلی میں لگائی جانی چاہئے تاکہ جب ہماری new generation elect ہو کر آئے تو یہ محسوس کرے کہ ہمارے elected ممبران بھی قوم اور پاکستان کے لئے اپنی جان کے نذرانے پیش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے اور ان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس ایوان کے ذریعے ہم دہشت گردوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم بزدل نہیں، ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے، ہم بڑی دلیری کے ساتھ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے، دہشت گردی کا خاتمہ کریں گے اور اپنی new generation کے مستقبل کے لئے ہم سب مل جُل کر کام کریں گے۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوان میں یہ بات کہی ہے کہ ہم سب نے مل جُل کر نئی نسل کے مستقبل کے لئے اور پاکستان کی سلامتی وبقا کے لئے کام کرنا ہے۔ ہم نے دشمن کو یہ بتانا ہے کہ ہم بزدل نہیں بلکہ دلیر ہیں اور ہم ان دہشت گردوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ دہشت گرد انسان اور نہ ہی مسلمان ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب متحد ہو کر ان کے خلاف کام کریں گے۔ جب ہم سب اتفاق رائے سے ان کا مقابلہ کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں امن ہو گا اور اس دہشت گردی کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اور اُن کی یادیں اس ایوان میں ہمیشہ رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل تک ان کی تصویر یہاں اس ایوان میں لگا دی جائے گی۔ اب طارق مسیح گل بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شروع کرتا ہوں اس نام سے جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے اور جس کو پوری کائنات سجدہ کرتی ہے۔

جناب سپیکر! آج جس ہستی اور شخصیت کو میں اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں خراج عقیدت پیش کرنے جا رہا ہوں وہ شخصیت، وہ ہستی اس ایوان کا ایک مہرہ اور ہم سب کے دلوں کی دھڑکن تھی شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تین مرتبہ اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ 16۔اگست کو

دہشت گردوں کے ٹولہ نے ہمارے ایک عظیم ساتھی کو اس دنیا سے منتقل کرنے کے لئے اپنی سازش کو کامیاب تو کر لیا لیکن میرے رب العزت نے اُس شخص کے ذریعے اس پاکستان کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ یہ پیارا وطن پاکستان دشمنوں کی نظر میں ہے لیکن جب تک شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جیسی شخصیات اس ملک میں زندہ ہیں اور چلتی پھرتی ہیں اس میرے پیارے وطن کو دنیا کی کوئی طاقت اس دنیا کی ہستی سے نہیں مٹا سکتی۔ یہ میرا پاک وطن جسے ہم نے قربانیاں دے کر رب کی ذات سے لیا اور ہم ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں تاکہ یہ میرا ملک، یہ میرا پاک وطن دنیا کے آخر تک قائم دائم رہے۔ آج کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنے کے لئے میں کھڑا نہیں ہوا بلکہ آج میں صرف اور صرف اپنے ایک بہادر، جوان، باہمت، بااخلاق، باکردار اور خوبصورت چہرہ رکھنے والے ایسے شخص کے بارے میں چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ فوج میں رہے تب بھی بہادری کے ساتھ اس ملک پر اٹھنے والی آنکھ کا مقابلہ کیا، اگر اس ایوان میں آئے تو ایوان میں بھی آکر پاکستان کے بارے میں مثبت سوچ رکھی۔

جناب سپیکر! میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال اور جناب خلیل طاہر سندھو نے کتنی خوبصورت باتوں سے اُن کو خراج عقیدت پیش کیا۔ یہ بات اپوزیشن کی ہے نہ حکومت کی ہے بلکہ یہ بات میرے پیارے وطن پاکستان کی ہے۔ اس پاکستان کے لئے چاہے اپوزیشن کا مسئلہ ہو یا حکومت کا مسئلہ ہو اس کو نمٹانے اور اس کے حل کے لئے ہم سب کو یکجا ہونے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردوں کا کوئی مذہب ہے، کوئی گروہ ہے اور نہ کوئی کردار ہے بلکہ انسانیت سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دہشت گرد انسانیت کی بربادی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اُن کا ایک چھوٹا سا ٹولہ ہے۔ انسان جب اپنے رب کے سامنے جھک جاتا ہے تو اُن دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لئے رب کی ذات طاقت دیتی ہے اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جیسی شخصیات ہم جیسے بہن بھائیوں کے دلوں کو منور بھی کرتی ہیں اور طاقت بھی بخشتی ہیں۔ میرے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کبھی بھی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ویسے بھی ہم یہ کہیں کہ وہ شہید ہیں، وہ اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں یا منتقل ہو گئے ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ آج ہمارے اس ایوان میں ہمارے درمیان نہیں ہیں اور آج اپنے بچوں میں نہیں ہیں مگر کتنی عظیم اور کتنی خوبصورت بات کہی گئی ہے کہ شہید کی موت قوم کی حیات ہے۔ وہ شہید جب اس دنیا سے جاتا ہے تو اپنی قوم کو زندہ کر جاتا ہے۔ خدا کی قسم اُس شہید کی جوتیوں کو بھی ہم salute کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اپنی اس پیاری بہن کو جس کے وہ خاوند تھے، اپنی اس پیاری ماں کو جس کے وہ بیٹے تھے، اپنی اس بیٹی یا بیٹے کو جس کے وہ والد تھے اُن کی عظمت، جذبے اور صبر کو salute

پیش کرتا ہوں۔بیٹی کے لئے باپ کا ہونا بہت ضروری ہے، بیوی کے لئے خاوند کا ہونا بہت ضروری ہے، بیٹے کے لئے باپ کا ہونا بہت ضروری ہے اور ماں کے لئے بیٹے کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن جس کو یہ تاج حاصل ہو جائے کہ وہ اپنی قوم کے لئے اپنی پیاری جان کا نذرانہ دیتے ہوئے شہید ہو جائے تو یہ اُس خاندان کے لئے بہت بڑی بات ہے۔آج حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا یہ پورا ایوان اس بات کے لئے یکدل اور یکجا ہو کر ایک ہی آواز بلند کر رہا ہے جس کو آپ نے accept کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر کا اس ہال میں لگ جانا ہمارے لئے بڑے جوش، ہوش اور جذبے کی بات ہو گی اور ہمارے اندر بھی ایک جرأت آئے گی کہ ہم بھی اس پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔پاکستان کو مٹانے کے لئے دہشت گردوں نے اپنے تن من دھن کا زور لگانا ہے لیکن ہم نے اپنے تن من دھن سے پاکستان کے اس پرچم کو بچانا ہے جو میرے سامنے اس ہال میں لگا ہوا ہے۔پاکستان کا یہ پرچم جو دو رنگ پر مشتمل ہے اس میں سفید اور سبز رنگ پاکستان کو ظاہر کرتے ہیں، سفید میں minorities اور سبز میں majority ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ اپیل بھی کرتا ہوں کہ آپ ہم سب کو اس بات کے لئے secure کریں جب ہم باہر یا اندر آتے ہیں۔دوسرے منسٹر صاحبان جن پر پوری ذمہ داریاں ہیں جیسا کہ جناب خلیل طاہر سندھو ہیں، کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے بعد ہمارے بھائی قائد رانا ثناء اللہ خان اور دیگر منسٹر صاحبان ہیں ان کو بھی بلٹ پروف گاڑیاں دی جائیں کیونکہ ان کو کافی threats ہیں اور ان کو بھی دھمکی آمیز کافی فون وغیرہ آ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہوں گا کہ ہمیں شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے بعد اپنے آپ کو جرأت مند تو بنانا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی راہ کو بھی سیدھا کرنا ہے اور ہم نے ٹیڑھی راہ پر نہیں چلنا۔میں اپنی قوم کی طرف سے، اپنے چرچوں کی طرف سے، اپنے ہندو اور سکھ بھائیوں کی طرف سے اور اپنے پاکستان میں رہنے والی ہر minority کی طرف سے اپنی حکومت کو اس بات کا تہیہ اور حلف دیتا ہوں کہ ہم پاکستان کے لئے اپنی جان کی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور نوجوانوں کے دل کی دھڑکن میاں حمزہ شہباز شریف جس جواں مردی کے ساتھ اس ملک کو بچانے کی قسم کھا چکے ہیں اور اپنی جان کی پروانہ کرتے

ہوئے جس طریقے سے وہ اس ملک کو بچانے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں میں اُن کو بھی salute پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی بہن بھائی میرے دائیں بائیں یا پیچھے بیٹھے ہیں اُن سے ایک بات کروں گا کہ بڑے سیانے بندے نے آکھیا کہ:

دنیا اُتے رکھ بندیا ایسا بہن کھلون

کول ہوویں تے ہسن لوکی ٹُر جاویں تے رون

بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: علامہ محمد غیاث الدین!

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

صدق اللہ العظیم

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس ہستی کو خراج تحسین پیش کر رہا ہے جس نے ملک و ملت کی حفاظت کی خاطر اپنی جان کو پیش کیا اور وہ شہادت کے رتبے سے مستفیض ہوئے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ انہوں نے اسم با مسمیٰ ہو کر اپنی موت کو قبول کیا ہے۔ والدین نے ان کا نام شجاع رکھا، اگر مبالغہ ہو یا اسم تفضیل ہو تو "شجاع" کا مطلب بہت زیادہ بہادری والا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے جس طرح خدمت کی ہے وہ خراج تحسین ہے۔ انہیں مخالفین کی طرف سے جس طرح سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں، خوفزدہ کیا جا رہا تھا لیکن انہوں نے شجاعت اور بہادری کے ساتھ علامہ اقبال کے اس شعر کے مطابق یہ ثابت کر دیا کہ:

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق

یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے انہوں نے شہادت کا رتبہ پایا۔ شہید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ شہید کو مردہ کہنا تو درکنار مردہ گمان بھی نہ کرو اس لئے کہ شہید زندہ ہے اور اسے اللہ کے ہاں سے رزق بھی دیا جاتا ہے۔ انہوں نے شہادت کو قبول کر کے اور مخالفین کی دھمکیوں کی پروانہ کرتے ہوئے

یہ ثابت کر دیا ہے کہ زندگی اتنی غنیمت بھی نہیں کہ جس کے لئے عہد کم ظرف کی ہر بات گوارا کر لیں۔

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ہم سب کو یہ درس دیا ہے کہ ملک و ملت کی حفاظت کی خاطر جان دینا، فنا ہونا یا مٹنا نہیں بلکہ یہ بقاء اور سلامتی ہے۔ میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا نام سدا زندہ رہے گا، سدا باقی رہیں گے اور وہ جنت کے سبز پرندوں میں پرواز کرتے رہیں گے اس لئے کہ شہید مرتا نہیں بلکہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ میں انہی الفاظ سے ان کے خاندان، لواحقین اور اپنے بھائیوں سے یہی کہوں گا کہ یہی زندگی ہے:

ہے جینا انہی کا جینا ہے مرنا انہی کا مرنا
اک بانک پن سے جینا اک بانک پن سے مرنا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

جناب سپیکر! ہر شخص جو پیدا ہوتا ہے اس نے خالق حقیقی کے پاس جانا ہے۔ یہ سلسلہ روز اول سے جاری و ساری ہے۔ موت برحق ہے لیکن جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں اور خلق خدا کے لئے اپنی جان دے دیتے ہیں وہ ہمیشہ رہتی دنیا تک زندہ رہتے ہیں۔ آج شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب، ان کے عزیز و اقارب اور شوکت شاہ ڈی ایس پی جو اس جہان میں نہیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے خاندان کو اللہ تعالیٰ صبر اور ہمت دے۔ وہ جس جرأت اور ہمت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اغیار کی جنگ جب پاکستان میں آئی اور ایک ایسا وائرس پھیلا جو پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ایک انٹرنیشنل سازش تھی۔ یہ آج جو تن آور درخت ہے یہ پہلے ایک شاخ تھی آہستہ آہستہ یہ پھلتی پھیلتی گئی اور خطرناک تن آور درخت بن گیا۔ اس ملک کے اندر جو دہشت گردی ہوئی تقریباً 70 ہزار کے قریب پاکستان کے معصوم بچے بچیاں اور خواتین و حضرات شہید ہوئے۔ مساجد سے لے کر مدارس تک اور چرچ سے لے کر عام بازاروں میں ان لوگوں نے قتل و غارت کا سلسلہ جاری و ساری رکھا۔

جناب سپیکر! جس راہ میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے اس کا باقاعدہ آغاز 16۔جون 2014 کو ہوتا ہے جب وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے ضرب عضب کا آغاز کیا۔ ضرب عضب حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کی باہمی understanding کے ساتھ الحمدللہ کامیابیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ اس کے لئے پہلے APC ہوئی، dialogue کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن آخر کار ایک فیصلہ ہو گیا کہ وہ لوگ جو نا تو سردار دو جہان حضرت محمد مصطفیٰ کی شریعت کو مانتے ہیں اور نہ ہی اہل پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں اور خلق خدا معصوم بچے بچیوں کو شہید کرتے ہیں۔ ان کے خلاف جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔ آج میں صوبائی اسمبلی کی وساطت سے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کے لواحقین اور ان کے عزیز واقارب کے لئے دعا گو ہوں۔ وہ ایک دردناک دن تھا 16۔اگست کو جب وہ خبر پھیلی تھی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اپنی عوام کی خدمت کے لئے اپنے ڈیرے پر اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

جناب سپیکر! ان کی شہادت کی خبر جب آتی ہے تو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جس طریقے سے غمگین ہوئے کیونکہ وہ ان کی ٹیم کے ہراول دستے میں تھے۔ وہ بطور وزیر داخلہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ الحمدللہ وزیراعلیٰ خود ان کے نماز جنازہ میں پہنچتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اکیلے نہیں تھے ہم سب اکٹھے ہیں اور اس جنگ میں پوری حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان الحمدللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان اور اس حلقہ کے عوام کے ساتھ ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس کا عملی طور پر ثبوت دیا۔ تمام تر حالات کے باوجود، تمام تر رپورٹنگ ہونے کے باوجود وزیراعلیٰ کا وہاں پر پہنچنا اہم تھا۔ اس کے بعد انہوں نے جس طرح اعادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا مشن یعنی ضرب عضب کا وہ آپریشن پاکستان کے کسی بھی حصہ میں ہے جو ان دہشت گردوں کے خلاف ہے جو خلق خدا کے خلاف ایک غیر ملکی ایجنڈا پر اترے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! الحمدللہ یہ کامیابیاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ میں انتہائی معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضرب عضب 08-2007 میں بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے کرنے کے لئے مضبوط ارادے چاہئے تھے۔ اس کے کرنے کے لئے وہ درد دل چاہئے تھا جن کو خلق خدا کا احساس ہوتا ہے۔ یہ 11-2010 میں بھی ہو سکتا تھا لیکن پہلے نہیں ہوا اب due تھا۔ الحمدللہ یہ ضرب عضب کامیابیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا مشن ہم سب کا مشن ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہیں اور اب جو بھی ماحول ہے کہ پورا پاکستان حالت جنگ میں ہے اس کے لئے ہمیں اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

ہمیں بلا جواز بلا تفریق یہ دیکھنا ہے کہ کسی پر احسان کرنا ہے نہ کسی پر نکتہ چینی کرنی ہے اب اس کا وقت نہیں ہے۔ اگر پاکستان مضبوط ہے تو ہم سب مضبوط ہیں۔ اگر پاکستان اسی طرح بیرونی سازشوں کا شکار ہوتا رہا تو پاکستان کے اندر عوام کے لئے مشکل ہے لیکن انشاء اللہ آپ کی وساطت سے یہ مشن جاری و ساری رہے گا اور دہشت گرد اس ملک کے اندر ختم ہو جائیں گے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا نام انشاء اللہ رہتی دنیا تک روشن رہے گا۔ یہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور الحمد للہ پاکستان کو بنانے والی خالق جماعت مسلم لیگ کا آج بھی یہی ایجنڈا ہے کہ استحکام پاکستان کے لئے کسی بھی چیز پر compromise نہ کیا جائے۔ پاکستان کے استحکام کے لئے، پاکستان کو خوشحال کرنے کے لئے اور عوام کو relief دینے کے لئے ہمارا یہ ایجنڈا جاری و ساری رہے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شروع اللہ کے نام سے جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ حضور پاک کی ذات مبارک پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔ آج کا ایوان جس عظیم شخصیت کو خراج تحسین پیش کر رہا ہے، یقیناً ان کا نام کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تھا لیکن وہ شجاعت کی ایسی داستان پیچھے چھوڑ گیا کہ ہم سب کے لئے اور ملک کے ان دشمنوں کے لئے ایک پیغام دے گیا کہ شہادتیں ہمارے مشن کو نہیں روک سکتیں اور ان دہشت گردوں کو میں آج کے ایوان کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو انتشار تم پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ دیکھو کہ آج ہماری معزز اپوزیشن اور حکومتی بنچ اس بات پر متفق ہیں کہ ہم آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک اس ملک میں آخری دہشت گرد ہو گا ہم تمہارا پیچھا کریں گے کیونکہ پاکستان کی بقا اور ہمارے بچوں کی بقا اسی کے اندر ہے۔ تم اسلام کا نام لے کر دہشت گردی کو رواج دینا چاہتے ہو ہم تمہارے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہوں گے لیکن یہ بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اگر کچھ وزراء یا اہم شخصیات کو protection دی جاتی ہے تو اس کو پروٹوکول کا نام دے دیا جاتا ہے اور اگر کبھی ایسا حادثہ ہو جائے تو security lapse کا نام دے دیا جاتا ہے اس بات کو بھی ہمیں ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ساتھ ہمارا ہر وزیر چاہے وہ وفاقی، صوبائی یا پارلیمنٹ کے معزز ممبر ہوں سب ہی دہشت گردوں کے ایک ہی طرح کے دشمن ہیں کیونکہ وہ سب دہشت گردی سے انکار کرتے ہیں۔ ہم ٹی وی شوز پر بھی آکر ان کی دہشت گردی کو نہیں مانتے ہم اس عزم کو دہراتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا جو انتخاب کیا گیا تھا وہ اس لئے تھا کہ وہ نیشنل ایکشن پلان کے روح رواں تھے تو اس کا کریڈٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی جاتا تھا کہ ان کی آنکھوں نے دیکھا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ میں وہ صلاحیتیں اور جرأت ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس پنجاب کی حفاظت کے کام کو سرانجام دیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کو secondکروں گا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو سول ایوارڈ ضرور ملنا چاہئے اور ان کی شہادت نے یہ ثابت کر دیا کہ جمہوری حکومتیں بھی پاک فوج کے ساتھ کھڑی ہیں اور کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گی۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے حال ہی میں ہمارے تین ساتھی اس دنیا سے چلے گئے جن میں ہماری بہن کنیز اختر، گوجرانوالہ سے ہمارے ایم پی اے اور سب سے بڑھ کر کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شامل ہیں۔ ان کی شخصیت پر بہت بات ہوئی ہے اور جتنی بھی بات کی جائے کم ہے لیکن as a colleague میرا یہ first tenure ہے جو میں نے دیکھا ہے، مجھے جو ان کی سب سے خوبصورت بات لگی وہ یہ تھی کہ وہ جب بھی حکومت کے behalf پر بولتے تھے تو میں نے انہیں کبھی تعریفی کلمات پڑھتے دیکھا اور نہ ہی میں نے انہیں کبھی خود کو غلط defend کرتے دیکھا انہوں نے ہمیشہ اس floor پر بھی اس کی پاکیزگی اور سچائی کو قائم رکھا اور سچ کا ساتھ دیا اپنی غلطیوں کو تسلیم کیا جو وہ اچھے اقدامات کرنا چاہتے تھے اس کا اظہار کیا، وہ ایک بہادر اور سچے انسان تھے۔ بہادر وہی ہوتا ہے جو سچا ہوتا ہے۔ ایک فوجی تھے آئی ایس آئی میں بھی کام کیا۔ اس ملک کے لئے ان کے دل میں بہت زیادہ محبت تھی۔ میں نے ان کے ساتھ کوئٹہ کا سفر بھی کیا اور وہاں بحیثیت انسان بھی دیکھا کہ وہ بہت ہی شفیق، خیال رکھنے والے بہت پیارے انسان تھے اسی لئے آج ہم ان کے بارے میں تعریفی کلمات بھی کہہ رہے ہیں، انہیں یاد بھی رکھ رہے ہیں اور ان کی تصویریں لگانے کی بات بھی کر رہے ہیں۔ وہ دہشت گردی کی وہ جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوئے ہیں جو جنگ ہم نے اپنے گلے میں خود ڈالی ہے۔ انہوں نے تو اپنا حق اور فرض ادا کر دیا ہے لیکن وہ مجھے آج بھی اپنی سیٹ پر بیٹھے مسکراتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور ان کی آنکھوں میں ایک سوال ضرور ہے کہ ہم جو سب اس ایوان میں بیٹھے ہیں کیا ہم اس مقصد کو زندہ رکھ سکیں گے جس مقصد کے لئے انہوں نے شہادت دی، کیا ان کی وہ جنگ وہ struggle کسی مفاہمت کا شکار تو نہیں ہو جائے گی، کیا ہمارے اپنے مفادات، اپنی جانیں زیادہ قیمتی تو نہیں ہو جائیں گی، کیا اس انسان کی جان

قیمتی نہیں تھی، اس ماں کے بیٹے کی جان قیمتی نہیں تھی اس بیوی کے شوہر کی جان قیمتی نہیں تھی کہ اس کو قربان کر کے ہم سب اپنے مفادات کی چادریں اوڑھ کے بیٹھ جائیں گے ؟

جناب سپیکر! آج ان کی سوالیہ نظریں ہمیں گھورتی رہیں گی۔ ہماری محبت اور عقیدت کا یہ عالم ہے کہ ایوان خالی ہے۔ یہ تھی ہماری محبت، یہ تھی ان کی قربانی کی قدر کہ ہم دو منٹ صبر سے بیٹھ نہ سکے۔ اپنی اپنی باری لے کر جنہوں نے بولنا تھا بولا اور اُٹھ کر چلے گئے اتنی ہی وقعت ہم اپنے شہیدوں کو دیتے ہیں تو یہی آج ہماری تنزلی کا سبب ہے۔ ہمارے شہید تو شہید ہو گئے وہ تو بہادر انسان تھے، وہ تو جنت کے اعلیٰ ترین مقامات پر بھی فائز ہوں گے لیکن ہم نے کیا کیا، کیوں ہم بزدل، بے شعور، بے حس قوم کی طرح کا behave کرتے ہیں اور کیوں ہم ان کی شہادت کا خون ضائع کرنے پر تلے ہیں؟ خدارا آج میری حکومت سے اور تمام پارٹیوں سے above ہو کر کیونکہ وہ کسی پارٹی کا ورکر نہیں تھا انہوں نے جو شہادت دی ایک فوجی کی حیثیت سے، ایک پاکستانی کی حیثیت سے شہادت دی اس نے اس ملک اور ہمارے بچوں کی خاطر اپنی جان دی للہٰذا ہم سب کو ایسے انسان کو سلام پیش کرنا چاہئے۔ ہمارے منسٹر صاحب بھی اپنی ذاتی گفتگو میں کافی مصروف ہیں یہ ہمارا احترام اور قدر ہے جو کہ ہم اپنے شہیدوں کو دیتے ہیں جو کہ اپنی جان دیتے ہیں کیونکہ سب سے قیمتی چیز آپ کی جان ہوتی ہے جان تو ایک بکری اور بلی کے بچے کو بھی پیاری ہوتی ہے۔ اولاد سب کو پیاری ہوتی ہے، گھر سب کو پیارا ہوتا ہے، سب کو اپنے بچوں کے ساتھ رہنا پیارا ہوتا ہے اور نوے یا سو سال کا بندہ بھی جینا چاہتا ہے۔ سب سے بڑی قربانی زندگی کی ہوتی ہے اور جس نے اپنی زندگی کی قربانی دی آج ہم اس کو اتنا وقت، عزت و احترام جو کہ وہ deserve کرتا تھا وہ نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ مجھ سے پہلے جتنے لوگوں نے بات کی، میں ان کی بات کو second کرتی ہوں کہ ان کی اس شہادت کو ضائع نہ کیا جائے۔ حکومت اپنے مفادات اور اپنی مفاہمت کی سیاست ختم کر کے کھل کر دہشت گردوں کو منہ توڑ جواب دے۔ جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے ہم دہشت گردوں کو اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کریں اور جواب بھی دیں گے کہ ہمارے بچوں کا خون سستا تھا اور نہ ہی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کا خون سستا تھا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے finally مجھے وقت دیا ہے۔ ہم سب لوگ یہاں پر شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے آئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ اس اسمبلی کے Most competent, dependable honest and hardworking ministers میں سے ایک تھے، جن کو ہم سب امید سے دیکھتے تھے کہ شاید وہ one of the most educated اور سلجھے ہوئے لوگوں میں سے ایک ہیں تو شاید وہ اس ڈیپارٹمنٹ کو اور اس صوبے کو وہاں تک لے کر جائیں گے جہاں پر اس صوبے کو جانا چاہئے۔ 17 سال بعد ایک یتیم محکمہ جس کے پاس کبھی وزیر نہیں تھا اس کو اپنا وزیر ملا تھا اور اس کو ایسا وزیر ملا تھا جس نے اپنی جان کو پیچھے رکھ کے ہمیشہ دہشت گردی کے خلاف حق اور سچ کے لئے آواز اٹھائی۔ بہت کم ایسی مائیں ہوتی ہیں جو کہ اتنے بہادر اور جانباز بچوں کو جنم دیتی ہیں جس طرح کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ تھے۔ وہ دہشت گردی کے خلاف ایک ڈھال کا کام کر رہے تھے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے وہ کام کر کے دکھایا جو کہ آج تک کسی میں کرنے کی ہمت نہ تھی۔ انہوں نے اُن دہشت گردوں کے خلاف آواز اٹھائی جن کا نام لیتے ہوئے یہاں اس ایوان کے بہت سارے لوگ ڈرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں آج ہم لوگوں کی وہ shield ٹوٹ چکی ہے اور ہماری وہ ڈھال ضرور زخمی ہو چکی ہے لیکن میں آپ کے ذریعے تمام دہشت گردوں کو پیغام دینا چاہوں گا کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ آج بھی زندہ ہیں، وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں بلکہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اس پوری قوم کے دلوں میں زندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور اُن کا خاندان اس ملک اور اس صوبے کے لئے پاکستان بننے سے پہلے سے قربانیاں دیتا آیا ہے۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے اُس دَور میں قربانی دی ہے جس دَور میں اس ایوان کے اور دیگر لوگ اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں وہ اپنے گھروں اور کمروں کے اندر محصور ہو کر بیٹھ چکے ہیں اور teleconferences سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اتنے threats ہونے کے باوجود اس بندے نے گھر سے نکل کر ہر گھر اور ہر موقع پر جا کر کام کیا ہے۔ مجھے اعلیٰ پولیس افسران نے بتایا کہ کئی operations میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ front row میں خود weapons لے کر شریک ہوئے۔ ایسی ہمت اور شجاعت والے بندے کو ہمیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ اگر آپ allow کریں تو میں چاہوں گا کہ ہم ایک قرارداد لے کر آئیں جس میں ہم صدرِ پاکستان سے اپیل کریں کہ وہ kindly کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو highest civilian اعزاز سے نوازیں۔ مجھے ایک چیز جو بڑا پریشان کر

رہی ہے کہ اگر جنگ میں صف اوّل کا ایک مجاہد جو کہ دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا تھا اُس کو ہم نے جو سکیورٹی مہیا کی تھی کیا وہ کافی تھی؟

جناب سپیکر! میں سیاست کو ایک طرف رکھ کر ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ اس ایوان کے اندر ہم سب ممبران برابر ہیں، تاریخ کے اندر پہلی دفعہ کسی سیاستدان نے ایوان کے floor پر کھڑے ہو کر "RAW, CIA" اور طالبان کا نام لیا اور بات کی تو کیا اُس صف اوّل کے بندے کو ہمیں زیادہ سکیورٹی provide نہیں کرنی چاہئے تھی؟

جناب سپیکر! میری یہ ذاتی رائے ہے اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جو لوگ سکیورٹی lapse کے ذمہ دار تھے وہ سب اس ملک کے دشمن ہیں اور اُن سب نے اس ملک کے ساتھ غداری کی ہے کیونکہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ایک asset تھے جن کو ہم replace نہیں کر سکیں گے۔ وہ اس جنگ کا انمول اثاثہ تھے اور اللہ تعالیٰ پتا نہیں کس ماں کو توفیق دے گا کہ وہ ایسا بیٹا پیدا کر سکے جو آئے اور ہمارے لئے کھڑا ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ ریسکیو 1122 بہت اچھی سروس دی گئی تھی جس کو kindly فعال کیا جائے اور اس کو بہتر بنایا جائے۔ جس طرح اپوزیشن لیڈر نے یہاں پر اس چیز کا ذکر کیا کہ دو گھنٹے تک اُن کے سسکنے اور چیخ و پکار کی آوازیں آتی رہیں مگر آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ اگر ہمارے وزیر داخلہ کو ہماری طرف سے ریسکیو سروس proper provide نہیں کی جا سکی تو عام عوام کے ساتھ کیا ہوگا؟ میری گزارش ہے کہ سیاست کو ایک طرف رکھ کر ریسکیو سروس کو فعال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! باقیوں کو بہت ٹائم دیا گیا ہے لہٰذا مجھے بھی تھوڑا سا ٹائم دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہاں پر بہت سارے لوگوں کو threats ہیں۔ ہمارے کئی ممبران kidnap بھی ہوئے ہیں اور کچھ ممبران murder بھی ہوئے ہیں تو میں request کروں گا کہ ایلیٹ فورس چند لوگوں اور ان کی families کو

دی گئی ہے جو کہ سیاسی عہدوں پر ہیں اور نہ ہی وہ کسی سرکاری عہدوں پر ہیں لہٰذا kindly ان سے replace کرکے ان ممبران اور وزراء کو دی جائے جو اس کو deserve کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آخر میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس چیز کو allow کریں کہ جس طرح چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) کی death ہوئی یا دیگر ممبران اس طرح کے حادثات کا شکار ہو کر on duty ہم سے دُور چلے گئے اُن سب کے لئے ایک hall یا corridor بنایا جائے تاکہ ہم اُن کو یاد رکھ سکیں اور آنے والی نسلیں اُن کی خدمات کو یاد کر سکیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی قربانی کو ہم بالکل بھی نہیں بھول سکتے لیکن میں چاہوں گا کہ باقی ممبران کی بھی قربانیوں کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے اور اُن کو بھی یاد رکھا جائے۔ اس کے علاوہ میں اپیل کروں گا کہ ڈونگا گلی جاتے ہوئے اعلیٰ شخصیات اپنے ساتھ پنجاب پولیس کی دو دو/تین تین سو کی نفری summer vacations منانے کے لئے ساتھ لے کر جا سکتی ہیں تو میرے خیال میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جیسے محنتی اور honest hard working لوگوں کے لئے بھی پولیس سکیورٹی provide کر سکتی ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گا کیونکہ میں اِدھر بیٹھ کر کافی دیر سوچتا رہا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے خاندان کے ساتھ ہماری خاندانی نزدیکیاں تھیں تو اس واقعہ کے shock کی وجہ سے مجھے یہ لگتا تھا کہ میں شاید نہ بول سکوں۔ اس وقت ہمارے قائد حزب اختلاف سے لے کر حکومتی بنچوں سے جتنے بھی میرے معزز ممبران بولے ہیں الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے لیکن عملی طور پر میں اِس وقت اُس خاندان اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ذات کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شجاع خانزادہ شہید ایک تحریک میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے اس عزت کے لئے منتخب کیا ہے اور مجھے یہ لگتا ہے کہ اس خاندان سے قربت کی وجہ سے مجھے اُس خاندان کا پتا ہے کیونکہ اٹک اور میانوالی کسی زمانے میں adjusting district ہوا کرتے تھے اور درمیان میں اب چکوال موجود ہے لیکن پرانے لوگ ابھی بھی اٹک کی boundary وہی consider کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کو میں "ہیں" ہی کہوں گا کہ جب وہ اسمبلی کے باہر یا کہیں بھی ملتے تھے تو ان کے اندر سچائی کی ایک چیز جھلکتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے اور اچھے کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بندوں کو ہی منتخب کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی formality میں نہیں جاؤں گا لیکن صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ ہماری قوم اپنے شہداء کو نہیں بھولتی۔ 16۔اگست سے لے کر آج کے دن تک میں جس جگہ پر بھی گیا ہوں خصوصاً میرے ضلع میانوالی میں اس چیز سے بالاتر ہو کر کہ کوئی کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور کس کا کس ذہن کے ساتھ تعلق ہے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی بات ہر زبان پر تھی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شاید وزیراعلیٰ بھی ہو جاتے یا اس سے کسی بڑے عہدے پر بھی چلے جاتے تو اتنا پیار اُن کو نہ ملتا جتنا کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کے بعد لوگوں کے اندر ان کے لئے پیار اور محبت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حکم ہوا ہے اور لوگوں کے دلوں میں ڈالا گیا ہے کہ تم اپنے اس نیک بندے کے لئے اپنے جذبات کو اس level پر لے جاؤ کہ اس کے درجات مزید بلند ہوں۔

جناب سپیکر! ہم بحیثیت قوم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں جہاں پر ہمیں وہ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ جس طرح کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے ایک فیصلہ کیا ہے اس معاملے میں اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ہم پاکستان کی سالمیت کے لئے ہمیشہ ایک تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی رہیں گے۔ میں بیٹھے بیٹھے جو الفاظ اپنے ذہن میں لاتا تھا وہ میرے کسی اور ساتھی کی زبان سے ادا ہو جاتے تھے تو میں پھر جوڑنے لگ جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں اب صرف اتنا ہی کہوں گا کہ اصل جیت کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی ہی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے پارلیمنٹیرین کے لئے اور اس ملک کے لئے یہ سول اعزاز ہیں۔ اپنے تمام ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہ دنیاوی اعزاز دیئے جاتے ہیں لیکن جس طریقے سے ایک دکھ ہے وہ اپنی جگہ پر ہمارے مذہب میں بھی جائز ہے کہ پیاروں کے جانے کا ایک دکھ ضرور ہوتا ہے مگر ایک خوشی بھی ہے کہ ہمارے ایوان کے اعلیٰ ترین اور بہت ہی پیارے انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس اعلیٰ ترین مقصد کے لئے چنا ہے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج اس سوگوار ماحول میں آپ نے مجھے اظہار کے لئے موقع فراہم کیا ہے جس کے لئے بے حد شکریہ۔

کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
سارے شہر نے پہن رکھے ہیں دستانے

جناب سپیکر! آج اس سوگوار ماحول میں ہم کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی المناک ہلاکت جس کو ہم شہادت سمجھتے ہیں اور درحقیقت شہادت ہی ہے اس پر اظہارِ خیال کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اپنا اپنا اظہارِ خیال کر رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں معزز ممبران اسمبلی کے اظہار عقیدت کو اپنے دل کی آواز سمجھتا ہوں اس لئے ان تمام جذبات اور خیالات کو دہرانا ضروری نہیں سمجھتا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جگہ عطا فرمائے (آمین) گو کہ حکومت وقت اور افواج پاکستان آج ایک page پر ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ضرب عضب قابل ستائش ہے اور دہشت گردی کے خلاف فوجی جوان قربانیاں دے رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ اہم سوال ہے کہ ایک خودکش بمبار کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے پاس اتنی آسانی کے ساتھ کیسے پہنچ گیا؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے جس پر توجہ نہیں فرمائی گئی اس لئے میں نے اظہار عقیدت کو اپنے دل کی آواز سمجھ کر اس پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہا تو میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خودکش بمبار شجاع خانزادہ شہید تک اتنی آسانی سے کیسے پہنچا؟ یہ سکیورٹی کی ناکامی ہے اور اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس واقعہ کے بعد آج ہر شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے، میرے خلاف بھی ایک سیاسی دہشت گرد نے دہشت گردی کی تھی جس کا نام اسد الرحمٰن ایم این اے جس کا تعلق کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے، مجھے اس اسمبلی میں بھی انصاف نہ ملا اور میں نے تحریک استحقاق بھی دی جسے kill کر دیا گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مہربانی کر کے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے حوالے سے بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! انہی کے حوالے سے بات ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا، وہ میرے لئے آئی جی پولیس کے پاس بھی گئے اور آئی جی یرغمال ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام انتظامیہ

ان کے ہاتھوں یرغمال بنی ہوئی ہے اور تمام لوگ یرغمال بنے ہوئے ہیں اور ان کی سیاسی دہشت گردی سے پریشان ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں صاحب! جی، محترمہ ثریا نسیم!

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

ہمارے بھائی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ وہ اسم با مسمیٰ تھے جیسے ان کا نام ویسے ہی وہ بہادر اور دلیر سپاہی تھے۔ مجھے آج بھی ایسے لگتا ہے کہ یہیں کہیں کھڑے ہیں اور یہیں سے وہ آ جائیں گے۔ ان کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ جو رویہ تھا وہ انتہائی قابل تعریف تھا۔ جب بھی کوئی کام ہوا، جب بھی کوئی مسئلہ ہوا اور جب بھی ان کے پاس آئے، ان سے کہا بھائی اور میں ہمیشہ انہیں my dashing brother کہا کرتی تھی، جب بھی انہیں میں دیکھتی ماشاء اللہ وہ اتنے well-dressed تھے اور ان کی اتنی پروقار شخصیت تھی تو وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ ہاں بہن آپ کیسی ہیں اور ہمیشہ بہن کہہ کر بلانا اور بہت خیال کرتے تھے۔ ہمارے پچھلے اجلاس کے آخری دن میرے علاقے تاندلیانوالہ سے کسی عام سے آدمی کا چھوٹا سا مسئلہ تھا جس کے ساتھ میں نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سے بات کروائی اور انہوں نے بات سن کر فوراً متعلقہ محکمہ سے کہا اور ان کا جو مسئلہ تھا وہ حل کروایا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے لئے اور پاکستانی عوام کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل محفوظ بنایا ہے اور ان کی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جانے دی جائے گی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ ساتھ ہم سے جو دیگر لوگ رخصت ہو گئے ہیں جن میں چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) اور ہماری بہن کنیز اختر صاحبہ جن کے متعلق کسی کو نہیں پتا تھا کہ یہ لوگ آئندہ ہم میں موجود نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، ان کی مغفرت فرمائے اور کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ساتھ دیگر شہداء جو شہید ہوئے ان کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے سارے بہن بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے جو پاکستان کے لئے، پاکستانی قوم کے لئے اور جو پاکستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ سے پورا ایوان دلی محبت کرتا تھا اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور میرا بھی ان کے ساتھ بہت زیادہ لگاؤ تھا اور ایک بڑے بھائی کی حیثیت سے ان کی ہمیشہ عزت کرتا تھا اور میرے دل میں ہمیشہ ان کی عزت رہے گی۔ میں تمام ممبران کے جذبات سمجھ سکتا ہوں اور میری معزز ممبران سے گزارش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کریں کہ اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے اور حکومت نے اس پر کیا decision لیا ہے تو میں رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ معزز ایوان کو بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس زبردست انداز اور الفاظ میں کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے، میں شاید ان الفاظ میں اضافہ نہ کر سکوں لیکن خانزادہ شہید ان الفاظ سے بھی زیادہ عظیم انسان تھے۔ ان کی بہت ساری خوبیوں کا یہاں پر ذکر ہوا لیکن ایک خوبی جو خانزادہ شہید میں تھی وہ میں نے کسی اور میں نہیں دیکھی۔ پچھلے 13 سال سے 2002 سے لے کر ان کی شہادت سے ایک دن پہلے تک میرا ان کے ساتھ تعلق رہا اور پچھلے دو سال سے یہ روز کا تعلق تھا بلکہ صبح، دوپہر شام کا تعلق تھا۔ وہ Cabinet Committee on Law and Order میں میرے ساتھ تھے۔ جب میں نے استعفیٰ دیا اس کے بعد میں بطور ممبر ان کے ساتھ رہا۔ ان 13 سالوں میں ہم حکومتی بنچوں پر پچھلے سات سال اکٹھے بھی بیٹھے ہیں، پانچ سال پہلے اور 2013 سے اب تک کے دو سال۔ اس سے پہلے ہم اپوزیشن میں تھے اور وہ حکومتی بنچوں پر تھے۔

جناب سپیکر! میں نے ان 13 سالوں میں کسی بندے کے ساتھ ان کی تلخ کلامی یا ناراضگی نہیں دیکھی۔ مجھے نہیں یاد اور یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی ممبر نے ان کو کسی کے ساتھ، حالانکہ ہماری اکثر آپس میں ایک دوسرے سے ناراضگی ہو جاتی ہے اور تلخ کلامی ہو جاتی ہے۔ ہم اپوزیشن میں تھے تو دوسری طرف جو لوگ بیٹھے تھے سب کے ساتھ ناراضگی اور تلخ کلامی ہو جاتی تھی اور بعد میں معاملات ٹھیک بھی ہو جاتے تھے لیکن شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کو میں نے کسی کے ساتھ اس طرح سے تلخ کلامی کرتے نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ وہ تعریف تو سب کی کرتے تھے لیکن میں نے ان دو سالوں میں خاص طور پر کیونکہ جب روزانہ ملنا ہوتا تھا تو میں نے کبھی ان سے کسی بندے سے بھی حالانکہ ہماری یہ routine ہے کہ جب ہم علیحدہ سے بیٹھتے ہیں تو کسی نہ کسی کے خلاف کوئی بات شروع کر دی لیکن اس آدمی نے کبھی کسی کے خلاف بات نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہی بطور انسان ان کی عظمت

تھی اور ان کی خوبی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے مرتبے سے نوازا ہے اور یقیناً ان کی یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی اور یہ ایک عظیم مقصد ہے، ایک قومی مقصد ہے کہ اس قوم کو دہشت گردی سے نجات دلانے کے لئے ان کا خون اس میں کام آئے گا اور ان کی اس قربانی کے صدقے اور دیگر شہداء جنہوں نے اس راستے میں جام شہادت نوش کیا ہے، ان تمام شہداء کے خون کے صدقے انشاء اللہ تعالیٰ یہ قوم دہشت گردی سے نجات پائے گی۔

جناب سپیکر! آج یہاں پر مطالبات کی شکل میں جو باتیں ہوئی ہیں اُس کے متعلق میں چاہوں گا کہ گزارش کر دوں حکومت پنجاب اور کیبنٹ اس سے پہلے ہی شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے لئے تمغۂ شجاعت جو کہ سب سے بڑا سول ایوارڈ ہے اُس کی سفارش کر چکی ہے۔ آج اس معزز ایوان سے بھی دونوں طرف سے ایک سفارش سامنے آئی ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جو سفارشات حکومت کی طرف سے، cabinet کی طرف سے گئی ہیں اسی طرح سے اس معزز ایوان سے بھی ایک سفارش جناب کی طرف سے آج کے جذبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جانی چاہئے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ سفارش accept ہوں گی۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اس سول ایوارڈ کے حقدار ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو ملنے کے بعد اس ایوارڈ کو عظمت ملے گی لیکن اگر اس ایوان کا بھی اس میں share ہوگا تو اس ایوان کے لئے باعث عزت کی بات ہوگی۔

جناب سپیکر! دوسری یہاں پر بات ہوئی کہ کسی روڈ یا کسی ادارے کو اُن کے نام سے موسوم کیا جائے تو اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے کیبنٹ کی ایک میٹنگ میں یہ معاملہ discuss ہوا تھا تو اُس میں دو آراء تھیں ایک رائے تو یہ تھی کہ کسی institution کو اُن کے نام سے rename کر دیا جائے لیکن ایک بڑا مضبوط argument تھا کہ اُن کے نام سے کسی institution کو build کیا جائے rename کرنے کی بجائے ایک ادارہ اُن کے نام پر بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں خود بھی اس حق میں ہوں کہ اُن کے علاقے میں، اُن کے ضلع میں، اُن کی تحصیل میں جن لوگوں کے ساتھ انہوں نے اپنی ساری زندگی گزاری وہاں پر کوئی ایک institution جو وہاں کی ضرورت کے مطابق ہو وہ ہسپتال ہو سکتا ہے، وہ کالج ہو سکتا ہے، وہ کوئی Sports Complex ہو سکتا ہے اس بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایک کمیٹی بنائی ہے تو جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گی جس سے ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا لیکن یہ بنیادی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ اُن کے نام سے ایک institution اُس کو rename کیا جائے یا نئے

سرے سے تعمیر کر کے اُن کے نام پر اُس کو قائم کیا جائے۔اسی طرح سے اُن کی جو wife اور family ہے اُس کے لئے شہید کی جو ایک entitlement ہے وہ شہید کی فیملی کی entitlement پہلے سے طے ہے اُسی entitlement کا حق دار کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی wife اور اُن کی فیملی کو اُس کی approval پنجاب حکومت نے دی ہے۔آج یہاں پر آپ نے بھی ایک بڑا خوبصورت فیصلہ کیا ہے کہ اُن کی تصویر یہاں آویزاں ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بالکل یہ اُن کا حق ہے اُن کی تصویر آویزاں ہونے سے اُن کو بھی ہم عزت دے رہے ہیں اور اس معزز ایوان کی عزت میں بھی اضافہ ہو گا۔میں سمجھتا ہوں کہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے on duty اللہ تعالیٰ نے اُن کو مرتبہ شہادت نصیب کیا ہے اس سے ایک طرف انہوں نے بالکل اُس noble cause کو بڑی تقویت دی ہے اور انہوں نے اپنی کلاس "Politicians" کے لئے بھی بہت عزت کا مقام حاصل کیا ہے۔اِنّا للہ واِنّا الیہِ راجعُون۔اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو بلند کرے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج کا اجلاس وزیر تحفظ ماحول / داخلہ پنجاب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی شہادت کی وجہ سے بروز جمعرات مورخہ 27۔اگست 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: بنائے گئے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کی تفصیلات

*497:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں 2008 سے 2012 کے دوران کتنے انڈر پاس اور اوور ہیڈ بریج بنائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت نے ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کے لئے کتنی گرانٹ مختص کی اور یہ کتنی لاگت سے پایۂ تکمیل کو پہنچے؟

(ج) مذکورہ منصوبہ جات کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل کئے گئے، ان کے عہدہ و گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور شہر میں 2008 تا 2012 کے دوران ٹیپا، ایل ڈی اے کی زیر نگرانی ایک عدد انٹرچینج، ایک انڈر پاس اور دو اوور ہیڈ بریج بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔شالامار انٹرچینج مغلپورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	2۔انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	3۔اوور ہیڈ برج، متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)
مدت تکمیل:2008 تا 2009	مدت تکمیل:2012 تا 2013	مدت تکمیل:2012 تا 2013
کل اخراجات:3079.000 ملین	کل اخراجات:624.000 ملین	کل اخراجات:845.000 ملین

(ب) ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ بریجز کے لئے حکومت کی طرف سے مختص کی گئی گرانٹ اور تکمیلی لاگت درج ذیل ہے:

نام منصوبہ	مختص گرانٹ	تکمیلی لاگت
1۔شالامار انٹرچینج مغلپورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	3340.00 ملین	3079.00 ملین
2۔انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	544.157 ملین	624.000 ملین
3۔متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)	849.691 ملین	845.000 ملین

(ج) مذکورہ منصوبہ جات مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

عہدہ	گریڈ
ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے	20
چیف انجینئر، ٹیپا، ایل ڈی اے	19
پراجیکٹ ڈائریکٹر ٹیپا، ایل ڈی اے	18

لاہور: پی ایچ اے کی جانب سے شروع کئے گئے ترقیاتی منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*498: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ایچ اے لاہور نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں شہر میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے؟

(ب) پی ایچ اے کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) پی ایچ اے نے مذکورہ عرصہ میں لاہور شہر کی خوبصورتی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) پی ایچ اے کے ذرائع آمدن کیا کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے، لاہور نے سال 12۔2011 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:

1۔	روشنائی گیٹ پارک	2۔	ٹیکسالی گیٹ پارک
3۔	رنگ روڈ پیکج نمبر۔11	4۔	رنگ روڈ پیکج نمبر 31
5۔	لیڈیز پارک مغلپورہ	6۔	آشیانہ ہاؤسنگ سکیم
7۔	عوامی کالونی پارک	8۔	فاروق کالونی پارک
9۔	کماہاں پارک	10۔	گرین بیلٹ راوی ٹول پلازہ تا شاہدرہ موڑ
11۔	نواز شریف کرکٹ گراؤنڈ	12۔	جی بلاک کرکٹ گراؤنڈ
13۔	کرکٹ گراؤنڈ ڈی بلاک	14۔	TEVTA گراؤنڈ
15۔	سپورٹس کمپلیکس راوی روڈ	16۔	گرین بیلٹ ملتان روڈ

پی ایچ اے، لاہور نے سال 13۔2012 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:

1۔	دائی انگہ پراجیکٹ جی ٹی روڈ	2۔	شہباز شریف لیڈیز پارک گجرپورہ سکیم
3۔	نواز شریف پارک سپورٹس کمپلیکس گجرپورہ سکیم	4۔	کشمیری گیٹ پارک
5۔	مستی گیٹ پارک	6۔	ڈوم گراؤنڈ
7۔	رنگ روڈ پیکج نمبر 14	8۔	پیکج نمبر 15

9۔ لیڈیز پارک الرحیم تاجپورہ	10۔ نشاط کالونی پارک
11۔ فیروزپور روڈ	12۔ جم خانہ گراؤنڈ
13۔ گرین بیلٹ انڈر پاس برج MBS	14۔ گرین بیلٹ برکت ٹاؤن
15۔ لیڈیز پارک، ایف بلاک سبزہ زار	16۔ گرین بیلٹ فرخ آباد
17۔ گرین بیلٹ امامیہ کالونی	18۔ کرکٹ سٹیڈیم جی بلاک سبزہ زار
19۔ گرین بیلٹ ڈبن پورہ	

(ب) پی ایچ اے کے قیام کا مقصد پبلک پارکس گرین ایریا، گرین بیلٹس کو ریگولیٹ کرنا ان کو ڈویلپ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہے اس کے علاوہ بل بورڈز، سکائی سائز اس کو ریگولیٹ کرنا اور پرموٹ کرنا ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے اس عرصے میں شہر کی خوبصورتی کے لئے سڑکوں کی گرین بیلٹس، پارکوں کو موسمی اور پھلدار پودوں سے سجایا، درختوں کی نئی پلانٹیشن کی، اس کے علاوہ عوام کی تفریح کے لئے بہار کے موسم میں رنگ لاہور کے نام سے تقریبات منعقد کیں جن میں فوڈ اینڈ کرافٹس فیسٹیول جیلانی پارک، پھولوں کی نمائش، بچوں کے تصویری اور تقریری مقابلے، کینال میلہ اور 23۔مارچ کو چلڈرن پریڈ قابل ذکر ہیں جنہیں عوام کی ایک کثیر تعداد نے دیکھا اور سراہا۔

(د) سال 12۔2011 میں 230.878 ملین روپے اور 13۔2012 میں 257.195 ملین روپے اخراجات ہوئے۔

2011-12	2012-13
1- Outdoor Advertisement	Outdoor Advertisement-1
2۔ پارکس	2۔ پارکس
3۔ کنٹریکٹر انلسٹمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت	3۔ کنٹریکٹر انلسٹمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت
4۔ شاپس کرایہ	4۔ شاپس کرایہ
5۔ فروٹ / درخت فروخت	5۔ فروٹ / درخت فروخت
Sports Complex & Gyms-6	Sports Complex & Gyms-6
7۔ عدالتی جرمانہ	7۔ عدالتی جرمانہ
8۔ دیگر	8۔ دیگر

جہلم شہر میں نصب کئے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*878: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر کی کس کس یونین کونسل و مقام پر واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟
(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے تھے، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟
(ج) کس کس یوسی میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ہیں؟
(د) مالی سال 2013-14 میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا رہے ہیں، ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) ہمارے محکمہ نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔
(ب) کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔
(ج) کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا۔
(د) 2013-14 میں جہلم شہر میں کوئی فلٹریشن پلانٹ کا منصوبہ منظور نہیں ہے۔

جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کی تفصیلات

*879: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) جہلم شہر میں کل کتنے ایسے علاقے ہیں، جن میں 2011-12 اور 2012-13 میں نیا سیوریج ڈالا گیا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے؟
(ب) حکومت کب تک تمام جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کرلے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) جہلم شہر کے درج ذیل علاقوں میں سال 2011-12 اور 2012-13 میں نیا سیوریج ڈالا گیا۔

1۔	کالا گجراں	2۔	کریم پورہ روڈ
3۔	گلشن ٹاؤن	4۔	گلشن فیروز
5۔	5۔ پروفیسر کالونی	6۔	محلہ اسلام پورہ
7۔	مشین محلہ نمبر (2،3)	8۔	سول لائنز
9۔	9۔ مجاہد آباد	10۔	عباس پورہ
11۔	کریم پورہ	12۔	کمیلا روڈ
13۔	13۔ جامعیہ اثریہ روڈ	14۔	گل افشاں کالونی
15۔	اولڈ جی ٹی روڈ۔		

جہلم شہر کے علاقے جن میں

1۔ مشین محلہ (1)	2۔ ٹوبہ محلہ
3۔ شاندار چوک	4۔ تحصیل روڈ
5۔ سلیمان پارس	6۔ نیا بازار
7۔ سول لائنز	8۔ بلال ٹاؤن
9۔ ڈھوک باوا اعظم	10۔ شاداب روڈ
11۔ محلہ پیراں غائب شامل ہیں	

ان میں پرانا سیوریج چالو حالت میں کام کر رہا ہے۔

(ب) اگر فنڈز جاری کئے گئے تو سال 2015 تک مکمل کر لی جائے گی

ضلع میانوالی: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1780: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

I۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے جبکہ کنٹریکٹ پر ملازمین کی تعداد 39 ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Ii۔ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ کا ضلع میانوالی میں 3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم میں صرف ایک ورک چارج ملازم بطور چوکیدار کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی میں 39 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں سیکرٹری HUD & PHED کے مراسلہ نمبری SO(E-II)10-2/2012 مورخہ 09-01-2014 (مراسلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق ان کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اشتہار دے کر بھرتی کیا جائے گا اور جو ملازمین معیار پر پورا اتریں گے انہیں ریگولر کر دیا جائے گا تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد توڑی گئی سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

*1819: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ دینے کے بعد ساہیوال شہر کو میگا ڈویلپمنٹ پروگرام دیا گیا جس میں اس کو ملین روپے ترقیاتی گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گرانٹ کے تحت فرید ٹاؤن کے سیوریج سسٹم کو شہر سے باہر 89/6-R تک منتقل کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مین محمد پور روڈ کو جگہ جگہ سے توڑ کر سیوریج لائنز بچھائی جارہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان لائنوں کے بچھانے کے بعد سڑک کی مرمت نہ کی جارہی ہے جس سے اہل علاقہ کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد محمد پور روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے بعد حکومت پنجاب نے اکتوبر 2012 میں میگا پراجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر کے لئے سیوریج کا منصوبہ دیا، جس کی لاگت 193.181 ملین روپے ہے جس پر اب تک 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت فرید ٹاؤن کے صرف شمالی علاقے کے سیوریج سسٹم جو کہ کافی پرانا اور اپنی مدت زندگی مکمل کر چکا ہے کو شہر سے باہر 89/6-R ڈسپوزل ورکس کے ساتھ منسلک کیا جارہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے محمد پور روڈ کو صرف تین جگہوں سے کٹ کیا گیا ہے۔

(د) لائنوں کو بچھانے کے بعد جن تین جگہوں سے سڑک کو کٹ کیا گیا تھا ان پر پتھر اور لک ڈال کر ٹھیک کر دیا گیا ہے اور ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔اس طرح اب اہل علاقہ کو کوئی مشکل پیش نہ آ رہی ہے۔

(ہ) ہاں! محکمہ نے محمد پور روڈ کی مرمت کا کام بجری اور لک ڈال کر اپریل 2014 کے آخری ہفتے میں مکمل کر دیا ہے۔

ملتان: پی پی۔194 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*677: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔194 ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبے ہیں جو افسران کی غفلت کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں، اگر انکوائری نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران ملتان شہر میں واٹر سپلائی کے دو منصوبہ جات کی منظوری دی جو کہ واٹر سپلائی سکیم فیز-VI (سالانہ ترقیاتی پروگرام پنجاب) اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویل (وزیراعظم ترقیاتی پروگرام) تھیں اور ان کی لاگت بالترتیب 3.75 ملین اور 92.216 ملین تھی ان منصوبہ جات میں پی پی۔194 میں جو ٹیوب ویل اور پلانٹ لگے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبے 09۔2008 میں شروع ہوئے اور جون 2013 میں بروقت مکمل ہوئے۔

(ج) دونوں منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے اور چالو حالت میں ہیں۔

راولپنڈی: پی پی۔8 میں واٹر سپلائی و سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*727: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔8 راولپنڈی واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ہیں جو افسران کی لاپروائی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو وقت پر مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجود تعیناتی سے آگاہ کریں اور اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔8 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راولپنڈی میں مندرجہ ذیل منصوبوں کی منظوری دی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل منصوبہ	منظوری کا سال	تکمیل کا سال
1	بحالی واٹر سپلائی سکیم بدھو	2008-09	2010
2	واٹر سپلائی سکیم منیر آباد آصف آباد	2008-09	2010
3	واٹر سپلائی سکیم مزار کالونی	2008-09	2010
4	بحالی واٹر سپلائی سکیم لب تھتھو	2009-10	2011
5	واٹر سپلائی سکیم واہ گارڈن	2009-10	2012
6	بحالی واٹر سپلائی سکیم گوہد و سموں	2009-10	2010
7	بحالی واٹر سپلائی سکیم سالار گاہ	2009-10	2010
8	بحالی واٹر سپلائی سکیم گڑھی سکندر	2009-10	2012
9	بحالی واٹر سپلائی سکیم بھلر ٹوپ	2010-11	2011
10	اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا	2010-11	کام جاری ہے
11	تعمیر سیوریج لائن نیو کشمیر کالونی	2010-11	2011
12	واٹر سپلائی لالہ زار کالونی واہ کینٹ	2011-12	2011

(ب) تمام مندرجہ بالا منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں ماسوائے اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا کے جس کا تکمیلی سال جون 2015 ہے (تاہم اس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے اور لوگ پانی سے مستفید ہو رہے ہیں باقی حصہ بھی بجلی کی تنصیب ہونے پر چلا دیا جائے گا۔

(ج) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہو گئے ہیں اس لئے کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ پڑی۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ۔ب کے رہائشیوں کو صاف و میٹھا پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*1015: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 388 گ۔ب سمندری فیصل آباد کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا/زہریلا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ گاؤں میں فوری طور پر کوئی ٹیم بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذکورہ زیر زمین پانی کا جائزہ لیا جا سکے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔ پورے گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(ب) گاؤں میں ٹیم بھیجی گئی اور واٹر سیمپل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لیبارٹری سے چیک کروائے گئے جس کی ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ رزلٹس کے مطابق زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے اس مسئلہ کے فوری حل کے لئے صاف پانی کمپنی بنادی ہے جو واٹر فلٹریشن پلانٹس کے ذریعے صاف پانی مہیا کرنے پر کام کر رہی ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کی تفصیلات

*1603: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں آگ لگنے کے واقعہ میں کتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں؟

(ب) ایل ڈی اے پلازہ کے کتنے فلور آگ کی زد میں آئے اور کس کس ادارے کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا نیز کیا اس کے ذمہ داران کا تعین کر لیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ صرف اہم ریکارڈ والے فلور میں لگی؟

(د) حکومت پنجاب نے اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کی کیا امداد کی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں اس سے پہلے کتنی بار آگ لگی اور کتنا جانی و مالی نقصان ہوا تفصیل دی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس سانحہ میں کل 23 افراد جاں بحق ہوئے۔

(ب) آگ ساتویں منزل پر لگی تھی جس نے آٹھویں، نویں اور پانچویں منازل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس میں ایل ڈی اے کے علاوہ پنجاب سمال انڈسٹریز اور SMEDA کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا ہے۔

حکومت پنجاب نے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی، اس کی تجویز پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو انکوائری سونپی گئی جس کی رپورٹ کے مطابق کچھ افسران / ملازمین کے خلاف مجرمانہ غفلت اور کچھ کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا گیا ہے جو زیر عمل ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے ہر فلور پر اہم محکمے اور ان کا ریکارڈ موجود تھا جن فلورز پر آگ لگی ان میں بھی اہم ریکارڈ موجود تھا۔

(د) ایل ڈی اے کی طرف سے جاں بحق ہونے والے 23 افراد کے لواحقین کو 10 لاکھ شدید زخمی ہونے والے تین افراد کو ایک لاکھ معمولی زخمی ہونے والے سات افراد کو -/50,000 روپے فی کس دیئے گئے اس سانحہ میں چار افراد کی جان بچانے پر Sun TV کے سکیورٹی گارڈ ظفر خان ولد غلام قادر کو ایل ڈی اے کی طرف سے پانچ لاکھ دیئے گئے حکومت پنجاب کی طرف سے جاں بحق ہونے والے افراد کے لواحقین کو پانچ لاکھ دیئے گئے اس کے علاوہ سانحہ میں جاں بحق ہونے والے ایل ڈی اے ملازمین کے لواحقین کو پنشن دی گئی نیز Appointment & Conditions of Service Rules 1974 کے قاعدہ

A۔17 کے تحت چھ فوت شدگان کے لواحقین کی درخواست برائے ملازمت موصول ہوئی جس کے تحت ان کے بچوں کو ایل ڈی اے میں ملازمت دی گئی ہے۔

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں جنوری 1985 سے لے کر 13-05-08 تک کچھ معمولی حادثات پیش آئے لیکن کوئی قابل ذکر جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا تھا۔

لاہور: پی پی۔144 میں لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1609: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ کب مکمل ہوا ہے؟

(ب) پی پی۔144 لاہور میں کتنے ٹیوب ویل پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں اور یہ کس کس جگہ پر لگے ہوئے ہیں، ہر ایک ٹیوب ویل پر کتنی لاگت آئی، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور کی یونین کونسل 37 میں واٹر سپلائی کے پائپ زنگ آلودہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ان پائپ لائنز کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ "فردوسی پارک گھوڑے شاہ، بیگم پورہ میں واٹر سپلائی لائن کی بچھائی" نومبر 2012 میں مکمل ہوا۔

(ب) پی پی۔144 لاہور میں پندرہ عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن سے پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ٹیوب ویل کا نام	تنصیب پر لاگت
1۔	ثریا جبین پارک باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
2۔	مادھولال حسین باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
3۔	ڈپٹی یعقوب کالونی باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
4۔	گلشن شالامار باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
5۔	ملاپ سٹریٹ باغبانپورہ	6.0 ملین روپے
6۔	ٹبہ قلعہ خزانہ محمود بوٹی	7.5 ملین روپے
7۔	شاہ گوہر آباد محمود بوٹی	6.0 ملین روپے
8۔	سید دی مل لکھوڈیئر روڈ	8.0 ملین روپے

9۔	نزد محمود بوٹی ڈسپوزل	8.0ملین روپے
10۔	بیگم پورہ(نیو) محمود آباد	10.0ملین روپے
11۔	شاہدرہ دیوان بیگم پورہ	8.5ملین روپے
12۔	عثمان پارک سنگھ پورہ	6.5ملین روپے
13۔	جمشید پارک سنگھ پورہ	8.5ملین روپے
14۔	کانجی ہاؤس گجرپورہ	6.0ملین روپے
15۔	کوٹ خواجہ سعید	8.5ملین روپے

(ج) یہ درست ہے کہ پی پی۔144کی یونین کونسل نمبر 37کی کچھ گلیوں میں واٹر سپلائی لائنیں پرانی اور گہری ہوچکی ہیں جن کی تبدیلی منصوبہ گیسٹروپیکج فیز۔IIکے تحت کی جائے گی جو اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب میں منظوری کے مراحل میں ہے۔ منصوبہ کی منظوری اور فنڈ کی دستیابی کے بعد کام کا آغاز کردیا جائے گا۔

میانوالی: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1782: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی، علاقہ و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے فیصد لوگ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کو کب تک مذکورہ سہولیات فراہم کردی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں منصوبہ جات کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی مذکورہ حلقہ میں 265600لوگ بستے ہیں جس میں سے 33فیصد لوگوں کو پانی کی سہولت مہیا کردی گئی ہے جبکہ 67فیصد آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے۔ جو آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت پنجاب 357.512ملین روپے فنڈز فراہم کردے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں 15-2014تا 19-2018میں سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔

سیوریج سسٹم

مذکورہ حلقہ میں سیوریج کی سہولت سے 31فیصد لوگ مستفید ہیں جبکہ 69فیصد آبادی سیوریج کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت پنجاب 562.488ملین فنڈز فراہم کر دے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں (15۔2014تا19۔2018) میں سیوریج کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

حلقہ پی پی۔148لاہور میں ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1854: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔148لاہور میں کتنے ٹیوب ویل ہیں؟

(ب) اس وقت کتنے ٹیوب ویلز چل رہے ہیں اور وہ کتنی کپیسٹی کے ہیں؟

(ج) پی پی۔148 میں 2013-14 کے دوران کتنے نئے ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔148لاہور میں 26ٹیوب ویل ہیں۔

(ب) اس وقت پی پی۔148 میں 26ٹیوب ویلز چل رہے ہیں جن کی کپیسٹی درج ذیل ہے:

26ٹیوب ویلوں کی کل کپیسٹی (استعداد)	=	80کیوسک
2کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	12عدد
4کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	14عدد

(ج) پی پی۔148 میں 14۔2013 کے دوران چار نئے ٹیوب ویل لگا کر چالو کئے جا چکے ہیں جب کہ مزید دو ٹیوب ویلز کی تنصیب کا کام جاری ہے جو عنقریب چالو کر دیئے جائیں گے۔

لاہور: ایل او ایس روڈ کو دورویہ کرنے کی تفصیلات

*1857: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور ایل او ایس سڑک کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) اس سڑک کی widening کرنے پر جناز گاہ ھاموں شاہ پارک اور مسجد نیومزنگ بھی اس کی زد میں آرہی ہے کیا حکومت اس کا متبادل نظام وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پورے علاقہ میں واحد جناز گاہ ہے لہٰذا حکومت اس مسئلہ کو کس طرح حل کرے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل او ایس سڑک اس وقت زیر تعمیر ہے۔

(ب) اس سڑک کی توسیع کے دوران جناز گاہ ھامون شاہ اور مسجد نیومزنگ کا تقریباً 13 مرلے رقبہ حاصل کیا گیا ہے مذکورہ رقبہ میں دکانیں (2600sft)، جزوی حصہ جناز گاہ (350sft) اور پہلی منزل پر موجود مسجد کا کچھ حصہ (جس میں مسجد کا کوریڈور یا 810sft، ٹینکی وغیرہ 500sft، صحن 1305sft اور متفرق 360sft شامل تھا، منہدم کیا گیا ہے متاثرہ حصہ کو درست کرکے مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ پورے علاقہ میں واحد جناز گاہ ہے البتہ جگہ حاصل کرنے کے دوران انتہائی محتاط طریقے سے کم سے کم حصہ منہدم کیا گیا ہے موقع پر جناز گاہ کا صرف 350sft حصہ ہی آیا ہے باقی جگہ پر دکانیں اور راہداری وغیرہ موجود تھی جناز گاہ کی مکمل طور پر بحالی اور مرمت کا کام مکمل کر دیا گیا ہے

راولپنڈی: مریڑ چوک کی کشادگی کا منصوبہ و دیگر تفصیلات

*1915: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مریڑ چوک راولپنڈی کی کشادگی کا منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) اس منصوبہ کو کب مکمل ہونا تھا اور یہ اب کن مراحل میں ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور اس تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

(د) اس منصوبہ میں پل کی تعمیر کو کب مکمل ہونا تھا، اس میں تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی کی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مریڑ چوک کشادگی منصوبے پر 9۔جنوری 2013 کو کام کا آغاز کیا گیا تھا۔ منصوبہ کی کل لاگت 550.963 ملین روپے ہے۔ رواں مالی سال حکومت پنجاب نے 121.463 ملین روپے مختص کئے ہیں جن میں سے اب تک آر ڈی اے کو 50 ملین روپے جاری ہوئے ہیں۔

(ب) محکمہ ریلوے اور آر ڈی اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 2013-12-15 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 2013-12-13 محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ محکمہ ریلوے کی جانب سے ٹریک کی منتقلی کا کام مکمل ہونے اور جگہ کی حوالگی کے بعد منصوبہ کے دوسرا مرحلہ کا آغاز ہوگا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 2014-03-31 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) منصوبہ پر عملدرآمد طے شدہ تکمیلی تاریخوں اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص فنڈز کے مطابق یقینی بنایا گیا ہے اور کسی قسم کی تاخیر نہ ہے۔ علاوہ ازیں تخمینہ لاگت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔

(د) محکمہ ریلوے اور آر ڈی اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 2013-12-15 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 2013-12-13 کو محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 2014-03-31 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) مذکورہ منصوبہ کو 31۔مارچ 2014 کو مکمل کر لیا جائے گا۔

ملتان: شاہ رکن عالم کے علاقہ میں قائم فیکٹریوں سے خارج ہونے والے زہریلے مادہ کی وجہ سے موذی امراض میں اضافہ کی تفصیلات

*1932: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ایم ڈی اے کی حدود شاہ رکن عالم کے رہائشی علاقہ میں کتنی دھاگہ ڈائی و دیگر کون کون سی فیکٹریاں یا چھوٹے پرنٹس کرایہ کے مکانوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں، ڈائی کے کارخانوں کی وجہ سے علاقے کے رہائشیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے یہاں پر چوبیس گھنٹے بدبو اور انتہائی زہریلے مادے کا اخراج ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے کے رہائشیوں نے متعدد بار ایم ڈی اے کے اعلیٰ حکام کو شکایات کیں لیکن مذکورہ افسران ٹس سے مس نہیں ہوئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کا سروے کروا کر یہاں رہائشی آبادیوں میں کام کرنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں و دیگر چھوٹے چھوٹے یونٹس کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان کی حدود میں واقع کالونی شاہ رکن عالم میں اس وقت کوئی فیکٹری کام نہیں کر رہی ہے البتہ پلاٹ 188 بلاک "I" میں دھاگہ رنگ کرنے کا کام ہو رہا تھا جس پر ایم ڈی اے نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے اس کو seal کر دیا اور یہ بلڈنگ ابھی تک سیل ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جس مکان میں یہ کام ہو رہا تھا اس کے گردونواح کے رہائشیوں کی شکایت موصول ہوئی تھی چونکہ اب اس کو سیل کر دیا گیا ہے تو ایسا کوئی مسئلہ نہ ہے، کام مکمل بند ہے۔

(ج) جیسے ہی ایم ڈی اے کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کرتا ہے۔ مذکورہ علاقہ کے رہائشیوں نے جو نہی شکایت کی تو جواب میں ایم ڈی اے نے اس مکان کو سیل کر دیا۔

(د) ایم ڈی اے کی کالونی شاہ رکن عالم میں پہلی بات تو کوئی فیکٹری وغیرہ کی اجازت نہیں اگر کوئی بغیر منظوری کے بناتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر کارروائی کر کے اس کو ختم کر دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا پلاٹ نمبر 188-I میں تھی تو اس کو سیل کر دیا گیا ہے۔

لاہور:ایل ڈی اے ایونیو ون کے ترقیاتی کاموں میں تاخیر و دیگر تفصیلات

*882: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ سے کئی سال زائد گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکے، کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع کرنے کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں اور اسٹیٹ افسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے، محکمہ کب تک ترقیاتی کام مکمل کر کے الاٹیز کو قبضہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ میں مکمل نہیں ہو سکے۔ یہ بھی جزوی طور پر درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع نہیں کر سکے۔ اب تک سکیم کے 69 فیصد کلیئر رقبہ پر ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔ ایل ڈی اے ایونیو ون سکیم 2003 میں شروع کی گئی جس میں سرکاری ملازمین کو مورخہ 26-05-2003 کو بذریعہ کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ اس سکیم کے لئے زمین لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت ایکوائر کی گئی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بعد مختلف زمین مالکان ایکوزیشن کے خلاف litigation میں چلے گئے جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ کا کام تاخیر کا شکار ہوا اس کے باوجود ایل ڈی اے نے ان تمام جگہوں پر جن پر کورٹ کی طرف سے کوئی حکم امتناعی نہ تھا ڈویلپمنٹ مکمل کی۔ ایل ڈی اے نے سال 2009 میں بجلی کی تنصیب کے لئے لیسکو کو تمام تر رقم جمع کرا دی تاہم لیسکو کی طرف سے کام تاخیر کا شکار رہا۔ لیسکو حکام کے ساتھ بار بار اس مسئلے کو اٹھایا گیا 4-مارچ 2013 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے حکم نامہ میں لیسکو کو احکامات دیئے کہ دسمبر 2013 تک ان تمام جگہوں جن پر litigation نہ ہے بجلی کا کام مکمل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایل ڈی اے نے لیسکو کو گرڈ سٹیشن کی زمین بھی الاٹ کر دی ہے۔ جوں ہی بجلی کا کام مکمل ہو گا۔ litigation سے آزاد جگہوں پر موجود پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر

ہے کہ ایل ڈی اے تمام عدالتوں میں موجود مقدمات کی بھرپور طریقہ سے پیروی کر رہا ہے اوران کیسوں کاایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ ایل ڈی اے ایونیوون میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہے اور اسٹیٹ آفیسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔اسٹیٹ آفیسر خود اس بات کا مجاز ہے کہ کوئی غیر قانونی تعمیر شروع ہو تو وہ اسے روکے۔ سوال کے جز(الف) کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے کہ لیسکو کی طرف سے بجلی کا کام مکمل ہوتے ہی پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا تاہم جو پلاٹ litigation والی زمین پر موجود ہے ان کا قبضہ اس وقت تک نہ دیا جا سکتا ہے جب تک عدالتوں سے ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ نہیں آ جاتا۔ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے بعد جلد از جلد ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کر کے ان پلاٹوں کا قبضہ بھی بحق مالکان دے دیا جائے گا۔ عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات اور رقبہ کے کلیئر ہونے پر ترقیاتی کام جلد از جلد مکمل کر دیئے جائیں گے۔

لاہور: ریلوے جھگیاں آبادی میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کا مسئلہ

*1139: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے لوگ پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں؟

(ب) اس علاقے کے لئے کتنے پانی کے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے صرف ایک ٹیوب ویل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ واحد ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے جس سے علاقے کے لوگوں کو پینے کے پانی کے لئے شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ آبادی کے لئے مزید ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے کچھ مکینوں کو پانی واسا لاہور کی طرف سے فراہم کیا جارہا ہے جبکہ زیادہ تر مکین ریلوے کے صارف ہیں۔ واسا لاہور کے صارفین کو مناسب مقدار میں پانی فراہم کیا جارہا ہے اور ان کی جانب سے پانی کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے سٹیشن لاہور کے واسا صارفین کو دو ٹیوب ویلوں سے براہ راست پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ آبادی کو صرف ایک ہی ٹیوب ویل کا پانی مہیا ہوتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے اور نہ ہی واسا کے کسی صارف کو کسی پریشانی کا سامنا ہے۔

(ہ) فی الحال واسا لاہور کی جانب سے کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور: واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1313: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔152 میں پانی کی سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر آبادیوں میں پانی کی سپلائی بہت کم ہونے کی وجہ سے لوگ شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت مزید ٹیوب ویل لگانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔152 میں پانی کی سپلائی کے لئے 34 عدد ٹیوب ویلز ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) علی بلاک گارڈن ٹاؤن	(2) عثمان بلاک گارڈن ٹاؤن	(3) طارق بلاک گارڈن ٹاؤن
(4) ایل بلاک ماڈل ٹاؤن	(5) ایم بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن	(6) احمد بلاک گارڈن ٹاؤن
(7) این بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن،	(8) ابوبکر بلاک گارڈن ٹاؤن	(9) شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن
(10) جیل روڈ گلبرگ V	(11) بی بلاک گلبرگ II (نیو)	(12) ایف سی سی بلاک گلبرگ IV
(13) ٹی بلاک گلبرگ II (نیو)	(14) بی ون بلاک گلبرگ III (نیو)	(15) گورومانگٹ گلبرگ۔III (نیو)

(16)سی بلاک گلبرگ III (17)ہنری پی بلاک گلبرگ III (18)نوازِ شریف کالونی فیروزپور روڈ
(19)ایچ بلاک گلبرگ III (20)مکہ کالونی گلبرگ III (21)سٹریٹ نمبر 22مکہ کالونی گلبرگ III
(22)جی بلاک گلبرگ II (23)کیو بلاک گلبرگ II (24)خان کالونی گلبرگ III
(25)نثار آرٹ پریس گلبرگ III (26)اتحاد کالونی گلبرا III (27)کے بلاک گلبرگ III
(28)گوپال نگرا گلبرگ III (29)سینٹ میری کالونی گلبرگ III (30)قربان لائن گلبرگ II
(31)ہنری کے اولڈ گلبرگ III (32)ای ون بلاک گلبرگ III (33)سی ٹو بلاک گلبرگ III
(34)جناح پارک گلبرگ III

(ب) مذکورہ ٹیوب ویل پی پی۔152 کی آبادیوں کے لئے کافی ہیں تاہم بجلی کی unscheduled لوڈ شیڈنگ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ کی بعض جگہوں میں پانی کی پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ نہیں رہتا۔اس مثبت دباؤ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کچھ ٹیوب ویل جنریٹر پر بھی چلائے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو کم دباؤ کے باوجود بھی پانی ملتا رہے۔

(ج) مذکورہ ٹیوب ویل پی پی۔152 کی آبادیوں کے لئے کافی ہیں۔فی الحال کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب زیر غور نہ ہے۔

ضلع جہلم:نکاسی آب کے نظام کا قیام و دیگر تفصیلات

*1327: **محترمہ راحیلہ انور**:کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر جہلم میں نکاسی آب کا نظام کب قائم کیا گیا؟

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران جہلم شہر میں نکاسی آب کی کون کون سی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت جہلم شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باضابطہ طریقے سے جہلم شہر میں نکاسی آب کا جامع نظام 1986 میں قائم کیا گیا۔

(ب) 2009 سے جہلم شہر میں سیوریج کا کام شروع کیا گیا تاحال کام جاری ہے۔سکیم کا نام اربن سیوریج سکیم جہلم مع ٹریٹمنٹ پلانٹ ہے۔

(ج) حکومت اضافی آبادیوں میں واٹر سپلائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سال واٹر سپلائی سکیموں کے لئے حکومت نے 500 ملین بلاک ایلوکیشن میں رکھے ہیں۔ منتخب نمائندوں کی کوششوں سے نئے منصوبے شروع کئے جا سکتے ہیں۔

لاہور: باغ جناح کی فیملی پارکوں کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1670: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان سب کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے وہاں نصب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سکیورٹی نہ ہے جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کی لسٹ بمطابق نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان

چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تاخیر باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ کا دربار واقع ہے۔اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور ان کے اچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہ ہو پاتی ہے پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تاخیر باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جز ہائے بالا کا تفصیلی جواب اوپر دیئے گئے پیرا میں بیان کر دیا ہے مزید برآں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگا دی جاتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش

سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسا اوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

فیصل آباد: جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1683: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) ان پارکوں کو مزید ڈویلپ کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جناح باغ 50 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ چار ایکڑ پانچ کنال ہے۔

(ب) جناح باغ میں ملازمین کی کل تعداد 41 ہے جن میں 4 ہیڈ مالی 21 بیلدار، 13 چوکیدار اور 3 سینٹری ورکرز ہیں جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 11 ہے ان میں ایک ہیڈ مالی 5 بیلدار، 2 چوکیدار، 2 سینٹری ورکرز اور ایک آپریٹر شامل ہے۔

(ج) 12-2011 میں باغ جناح کی لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور امپروومنٹ پر 50 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک پر 10 لاکھ 40 ہزار روپے خرچ کئے گئے۔ 13-2012 میں ان دونوں پارکوں میں ترقیاتی مد میں کوئی پیسا خرچ نہیں ہوا۔

(د) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک شہر کے دو اہم پارک ہیں جن کی دیکھ بھال اور انہیں اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے تمام تر اقدامات کو بروئے کار لایا جاتا ہے مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں حکومت کی طرف سے پی ایچ اے کو تاحال ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی فنڈ مہیا نہیں کئے گئے فنڈز کی فراہمی پر ان دونوں پارکوں میں سولر لائٹس کی تنصیب لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور ان کی مزید بہتری کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

ضلع میانوالی: واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1784: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی؟

(ب) کتنے واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر اس وقت کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) یہ منصوبہ جات کن کن علاقوں میں شروع کئے گئے، ان علاقہ جات کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع کے کتنے فیصد علاقہ جات صاف پینے کے پانی کی نعمت سے محروم ہیں ان علاقہ جات کو کب تک پانی کی سپلائی شروع کر دی جائے گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس ضمن میں تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	2011۔12 ADP فنڈز	2011۔12 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	2011۔12 کل فنڈز	2012۔13 ADP فنڈز	2012۔13 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	2012۔13 کل فنڈز
تحصیل میانوالی	136.704	17.886	154.590 ملین روپے	107.059	1.964	109.023 ملین روپے
تحصیل عیسیٰ خیل	258.110	7.495	265.605 ملین روپے	78.169	---	78.169 ملین روپے
تحصیل پپلاں	---	7.499	7.499 ملین روپے	---	---	Nil
میزان	394.814	32.880	427.694 ملین روپے	185.028	1.964	187.192

(ب) اس وقت صرف جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر کے منصوبہ پر کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ دسمبر 2009 میں شروع ہوا اور اگر حکومت پنجاب بقیہ فنڈز 114.378 ملین اگلے مالی سال 15۔2014 میں مہیا کر دے تو یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبہ کے لئے مراسلہ نمبری 983 مورخہ 2013۔08۔27 اور 1241 مورخہ 13۔11۔11 کو ڈی سی او میانوالی کو مراسلہ ارسال کیا گیا۔ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج)

2011۔12

جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر، اربن واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، اربن سیوریج ڈرینج سکیم عیسیٰ خیل، بحالی واٹر سپلائی سکیم کالا باغ، بحالی سیوریج سکیم کالا باغ، بحالی واٹر سپلائی سکیم پوٹا چھلان کچھ تندر خیل، واٹر سپلائی سکیم کردوال، واٹر سپلائی سکیم سلطان والا، سیوریج سکیم ٹی ایچ کیو ہسپتال عیسیٰ خیل، واٹر

سپلائی سکیم ٹولا بھنگی خیل، واٹر سپلائی سکیم سلطان خیل شرقی، واٹر سپلائی سکیم بھٹاں والا، واٹر سپلائی سکیم ٹبہ پیر فدا، واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل، واٹر سپلائی سکیم ترنگی سانڈہ، مہیا کرنا واٹر سپلائی سکیم کنگی، ناصری اور زیڑی، واٹر سپلائی اور پی سی سلیب کمر مشانی، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) وتہ خیل، گلمیری، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) یو سی چھدرو، سلطان والا، جامع منصوبہ واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) تحصیل و ضلع میانوالی، واٹر سپلائی متو خیل، واٹر سپلائی سکیم الف خیل، واٹر سپلائی کرنڈی ڈیڈووال، واٹر سپلائی سکیم مٹھا خٹک، واٹر سپلائی سکیم اسحاق آباد، واٹر سپلائی سکیم تری خیل، واٹر سپلائی سکیم کلری، واٹر سپلائی سکیم ٹھٹھے والی، واٹر سپلائی سکیم ڈیرہ جات یو سی ابا خیل، واٹر سپلائی سکیم سنگو خیل، واٹر سپلائی سکیم کندیاں

2012-13

کوئی نیا منصوبہ نہیں آیا

(د) مذکورہ ضلع میانوالی کے 40 فیصد علاقہ جات صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔ان محروم علاقہ جات کے لئے اگر حکومت پنجاب اگلے مالی سال 14-2013 تا 17-2016 سالوں میں فنڈز مہیا کر دے تو مرحلہ وار اس آبادی کو صاف پانی کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔اس کے لئے حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں پانی کی سپلائی کی مد میں بلاک ایلوکیشن موجود ہے جس سے مرحلہ وار سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔

لاہور: پی پی۔148 میں ڈسپوزل پمپس کی تفصیلات

*1862: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج پانی کے نکاس کے لئے کتنے disposal pumps ہیں؟

(ب) یہ pumping stations کب بنے اور موجودہ آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے کیا حکومت اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے مندرجہ ذیل دو عدد پمپنگ سٹیشنز ہیں:

(1) رسول پارک پمپنگ سٹیشن

(2) اچھرہ موڑ پمپنگ سٹیشن

(ب) رسول پارک پمپنگ سٹیشن 1992 میں تعمیر کیا گیا جبکہ اچھرہ موڑ پمپنگ سٹیشن 2011 میں تعمیر کیا گیا۔ حکومتِ پنجاب نے رسول پارک پمپنگ سٹیشن کی اپ گریڈیشن کی منظوری مالی سال 14۔2013 میں دی اور ستمبر 2014 میں اپ گریڈیشن کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

لاہور: آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ کا تخمینہ لاگت، تکمیل و دیگر تفصیلات

*1929: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ لاہور کب شروع کی گئی، یہ کب مکمل ہونا تھی اور اس کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(ب) اس سکیم میں کل کتنے فلیٹس / گھر بنائے گئے ہیں بلاک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے فلیٹس یا گھر مکمل ہو چکے ہیں، کتنے گھر ایسے ہیں جن کے پلستر و دیگر بنیادی کام ابھی تک نہ کئے گئے ہیں، ان کی بلاک وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ گھر اب کن مراحل میں ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان گھروں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے ذمہ داران افسران، ٹھیکیداران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ 12۔اپریل 2011 کو شروع کی گئی یہ سکیم 11۔اپریل 2013 کو مکمل ہونا تھی اس کا تخمینہ لاگت تقریباً 1660.014 ملین روپے ہے۔

(ب) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں کل 2537 گھر بنائے گئے ہیں، بلاک وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

بلاک	3مرلہ گھر	2مرلہ گھر	ٹوٹل گھر
A	271	85	356
B	679	---	679
C	---	371	371
D	73	138	211
E	---	458	458
F	399	63	462
ٹوٹل	1422	1115	2537

(ج) مکمل اور زیر تعمیر گھروں کی بلاک وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	مکمل گھر			زیر تعمیر گھر			زیر تعمیر گھر فیصد
بلاک	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	
A	229	11	240	271	54	325	92.00فیصد
B	37	---	37	637	---	637	66.00فیصد
C	---	73	73	---	338	338	76.00فیصد
D	7	---	7	50	124	174	56.00فیصد
E	---	---	0	---	280	280	60.00فیصد
F	---	---	0	---	---	0	0.00فیصد
ٹوٹل	273	84	357	958	796	1754	70.00فیصد
مجموعی ٹوٹل		357		مجموعی ٹوٹل		1754	

(د) نامکمل گھروں کو مکمل کرنے کے لئے مزید ایک سال کا عرصہ درکار ہے، نہ مکمل ہونے کی وجوہاتM/s Habib Rafiq Ltd کی اپنے ذیلی ٹھیکیداروں سے اندرونی چپقلش اور ان کو وقت پر ادائیگی نہ کرنا۔

(ہ) وقت پر کام نہ کرنے والے ٹھیکیداروں کو فارغ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ PLDC کے CEO کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ: واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2111: جناب محمد عارف خان سندھیلہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال06۔2005 سے مالی سال08۔2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے،اسٹیمیٹ وار بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ہر منصوبے کے لئے عوض مالی سال وار کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج) 06۔2005 سے08۔2007 تک مالی سال وار مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیاپورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے، اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کئے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوااور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا، ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے ان کے چیف انجینئر صاحب سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں چار سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا، کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال06۔2005 سے08۔2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبوں کی اسٹیمیٹ وار تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار مختص کی گئی رقم کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 06۔2005سے08۔2007تک ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے لہٰذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے لہٰذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کروا کر تخمینہ لگوالیا جائے گا۔

(ہ) ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کئے گئے کام کی مالیت کی تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ا

مذکورہ مالی سالوں کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کی منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی(Annex-E)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کئے گئے کاموں کا نقشہ (Annex-F)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ز) مالی سال06۔2005سے08۔2007تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی ایم اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

(ح) شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جس کی وجہ سے نکاسی آب کی صورتحال بہت بہتر ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورتحال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مستفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیوریج کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیر نو اور اس کے ساتھ سیوریج ڈالے جانے سے اس علاقہ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی گئی ہے اس لئے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے

شیخوپورہ:09-2008 سے 14-2013 کے دوران
واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات

*2112: جناب محمد عارف خان سندھیلہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال09۔2008 سے مالی سال14۔2013 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے، اسٹیمیٹ وار بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج) 09۔2008 سے 11۔2010 تک مالی سال وار مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیا پورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے، اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کئے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوا اور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا۔09۔2008 سے لے کر 14۔2013 ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے، ان کے چیف انجینئر سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) 09۔2008 سے لے کر 14۔2013 ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے، کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) 09۔2008 سے لے کر 14۔2013 محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں چار سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال 09۔2008 سے 14۔2013 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبوں کی اسٹیمیٹ وار تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لئے مالی سال وار مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 09۔2008 سے 11۔2010 ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے لہٰذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے لہٰذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کروا کر تخمینہ لگوا لیا جائے گا۔

(ہ) ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کئے گئے کام کی مالیت کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

09۔2008 سے 14۔2013 کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کئے گئے کاموں کا نقشہ (Annex-F) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مذکورہ مالی سالوں کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی ایم اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ محلہ آرائیانوالہ میں ٹیوب ویل پر واپڈا کی طرف سے تا حال بجلی نصب نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مذکورہ علاقوں میں بچھائے گئے پائپ چالو نہ کئے جا سکے ہیں۔ بجلی کی فراہمی ہوتے ہی مذکورہ علاقے میں بھی پائپ چالو کر دیئے جائیں گے۔

(ح) شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جس کی وجہ سے نکاسی آب کی صورتحال بہت بہتر ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورتحال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مستفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیوریج کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا گیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیرِ نو سے اور اس کے ساتھ سیوریج ڈالے جانے سے اس علاقے کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے اس لئے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: ڈائریکٹر واسا کو اہلیان فتح گڑھ کی طرف سے دی گئی درخواست کی تفصیلات

*1634: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلی فون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سید ناصدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے جو کہ اس علاقہ کے گٹروں کے اوور فلو ہونے سے جمع ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر مذکورہ نے اس پانی کے نکاس کے لئے موقعہ پر اہلکاروں کو پیٹر انجن دے کر بھیجا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کے لئے کہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اہلکاران پیٹر انجن وہاں رکھ کر چلے گئے جو کہ وہاں پر دس پندرہ دن پڑا رہا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اہلکاروں نے ایک گھنٹہ کے لئے بھی پیٹر انجن برائے نکاس گندا پانی نہ چلایا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پانی خود بخود خشک ہوا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت بھی اہل علاقہ نے ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو تحریری طور پر مطلع کیا تھا اور ان سے اس بابت انکوائری کروانے کی درخواست کی گئی تھی؟

(ز) کیا ڈائریکٹر ہذا نے کوئی انکوائری کروائی ہے تو اس کی مفصل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن واسا، شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلیفون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے۔ پرائیویٹ کھلے پلاٹ روڈ لیول سے گہرا ہونے کی وجہ سے بارش کے پانی سے بھر جاتے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر واسا شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن نے اس پانی کے نکاس کے لئے اہلکاروں کو پیٹرا انجن دے کر موقع پر بھیجا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کی ہدایت کی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پیٹرا انجن چلا کر مذکورہ پلاٹوں سے بارشی پانی کا نکاس کیا جاتا رہا۔ تاہم مسلسل بارشیں ہونے کی وجہ سے کھلے گہرے پلاٹ بارشی پانی سے بھر جاتے تھے ان کو بار بار پیٹر انجن چلا کر خالی کیا جاتا رہا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ واسا اہلکاروں نے متواتر پیٹرا انجن چلا کر پانی خشک کیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ واسا نے پیٹرا انجن چلا کر موقع پر لوگوں کے کھلے اور گہرے پلاٹوں کو خشک کیا۔

(و) یہ درست ہے۔

(ز) اس دوران لگاتار بارش ہونے سے جو پلاٹ پیٹرا انجن چلا کر خشک کئے جاتے تھے وہ دوبارہ بھر جاتے تھے جس کی رپورٹ ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو موقع سے بارشی پانی نکال کر دی گئی تھی کہ اس وقت موقع پر کوئی پانی نہ ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*1705: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144، 145 اور 146 لاہور میں کتنے پلازے ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں اور کتنے غیر منظور شدہ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں حکومت نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی، کتنے مالکان کو جرمانہ، سزائیں دی گئیں اور کون کون سے پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرادیئے ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔143 میں لارکس کالونی، باغبانپورہ، ریلوے کالونی، سحر روڈ وغیرہ آتے ہیں۔

حلقہ پی پی۔144 میں محمود بوٹی، سکھ نہر، کرول بند روڈ وغیرہ شامل ہیں حلقہ پی پی۔145 میں سلامت پورہ، محمد پورہ، لکھوڈیر، ہربنس پورہ، فتح گڑھ، گلشن پارک، رشید پارک وغیرہ شامل ہیں۔

حلقہ پی پی۔146 میں غازی آباد، دھرم پورہ، مغلپورہ، رام گڑھ، پاکستان منٹ وغیرہ شامل ہیں۔

یہ تمام علاقے ایل ڈی اے بلڈنگ کنٹرول میں نہیں آتے اس لئے یہ سوال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے متعلقہ ہے۔

(ب) مفصل جواب جز(الف) میں دیا گیا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے میں سینئر پوسٹوں پر جونیئر افسران کی تعیناتی کی تفصیلات

*1795: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایل ڈی اے میں ڈی ایم جی آفیسر جو کہ گریڈ19 کے جونیئر ترین آفیسر ہیں کو ایل ڈی اے میں قانون اور ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گریڈ20 کی پوسٹ پر ڈائریکٹر جنرل تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ19 کے جونیئر ترین افسران کو بطور ایڈیشنل ڈی جی (ہاؤسنگ) اور ایڈیشنل ڈی جی ہیڈ کوارٹرز گریڈ20 کی اسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایل ڈی اے میں گریڈ17 کے افسران کو گریڈ20 کی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا؟

(د) مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایل ڈی اے جیسے اہم ادارے میں جونیئر افسران کی سینئر پوسٹوں پر تعیناتی سے ادارے کی کارکردگی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔کیا حکومت پنجاب ان تمام تر غیر قانونی تعیناتیوں کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدہ کے لئے 19 یا20 گریڈ کے آفیسر اہل ہیں۔ موجودہ ڈائریکٹر جنرل 19 گریڈ کے آفیسر ہیں اور ان کی تعیناتی قانون کے مطابق ہوئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کی اسامیاں 19 گریڈ کی ہیں۔

(ج) جی نہیں! کسی بھی گریڈ17 کے آفیسر کو گریڈ20 کی پوسٹ پر تعینات نہیں کیا گیا ہے۔

(د) ایل ڈی اے میں کوئی تقرری غیر قانونی نہیں کی گئی ہے لہٰذا کارکردگی متاثر ہونے کا معاملہ خارج از بحث ہے۔

لاہور: ماڈل ٹاؤن پبلک پارک میں پی ایچ اے کی ملی بھگت سے قبضہ گروپ کی طرف سے بنائے گئے کمرہ، باتھ روم کی تفصیلات

*1814: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن پی بلاک پبلک پارک نزد نیس پاک آفس لاہور میں ایک قبضہ گروپ نے پی ایچ اے عملہ کی ملی بھگت سے ایک کمرہ اور باتھ روم غیر قانونی طور پر تعمیر کیا ہے جو کہ قبضہ گروپ کے استعمال میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبضہ گروپ عام پبلک کو پارک میں داخل نہیں ہونے دیتا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ حکام پارک میں ناجائز تعمیر شدہ کمرہ اور باتھ روم کو منہدم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ کمرہ ٹیوب ویل کے مقصد کے لئے واسا ایل ڈی اے نے تعمیر کیا ہوا ہے اور واسا کے ڈیوٹی سٹاف کے زیر استعمال ہے، کسی قبضہ گروپ کے استعمال میں ہے اور نہ ہی قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ب) پارک عوام کی تفریح کے لئے ہیں اور اس پارک کا گیٹ ہر وقت کھلا رہتا ہے کسی کے لئے بھی داخلہ ممنوعہ ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(الف) میں بیان کیا جا چکا ہے۔

جہلم شہر: لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1845: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ نصب کئے گئے؟

(ب) ان پر کتنی رقم فی ٹیوب ویل خرچ ہوئی؟

(ج) ان ٹیوب ویلز کی مشینری کہاں کہاں سے خرید کی گئی؟

(د) کس کس ٹیوب ویل کی مشینری ناقص اور غیر معیاری پائی گئی؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کون کون سے ٹیوب ویلز کب سے بند پڑے ہیں۔حکومت ان کی خراب یا بند ہونے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہذا نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران جہلم شہر میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہ کیا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا نے کوئی مشینری نہ خریدی ہے۔

(د) محکمہ ہذا نے کوئی مشینری خرید نہ کی ہے لہذا ناقص یا غیر معیاری کا جواز نہیں ہے۔

(ہ) نہ تو کوئی ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کے بند ہونے یا تحقیقات کا جواز ہے۔ان امور کی بابت مزید معلومات ٹی ایم او جہلم بہتر طور پر فراہم کر سکتا ہے۔

جہلم شہر: فراہمی آب کے لئے بچھائی گئی پائپ لائن و دیگر تفصیلات

*1847: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر کی کس کس آبادی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران فراہمی آب کے لئے پائپ لائن بچھائی گئی؟

(ب) ان پر کتنی لاگت آئی ہے اور یہ کس کس کی زیر نگرانی کام مکمل ہوا ہے؟

(ج) یہ کس کس ٹھیکیدار نے کام مکمل کیا ہے، ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(د) کیا یہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں یا ابھی زیر تکمیل ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہذا نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران جہلم شہر میں کوئی پائپ لائن نہ بچھائی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے درج بالا سالوں میں اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے تحت کسی ٹھیکیدار نے کوئی کام نہ کیا ہے۔

(د) کوئی منصوبہ محکمہ ہذا نے شروع کیا ہے اور نہ ہی زیر تعمیر ہے۔

لاہور: یونین کونسل۔45 اور 46 میں سیوریج کی صفائی کی تفصیلات

*1965: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ سیوریج کی صفائی کے لئے پانی کے بلوں میں رقم کی کٹوتی کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 لاہور کی گلیوں / محلوں میں سیوریج کی صفائی پچھلے پانچ سالوں کے دوران نہ کی گئی ہے جس کے باعث مذکورہ یونین کونسلز کی گلیاں گندے نالوں کا منظر پیش کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مغلپورہ سب ڈویژن بڑے میاں درس قبرستان لاہور میں سیوریج کی صفائی کے لئے شکایات بھی کروائی جاتی ہیں لیکن یہ ملازمین ٹس سے مس نہیں ہوتے؟

(د) کیا حکومت ان شکایات کے ازالہ کے لئے ہر سب ڈویژن میں کوئی مانیٹرنگ باڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ شکایت کنندہ کی شکایت کا بروقت ازالہ کیا جا سکے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ یونین کونسل نمبر 45 اور 46 میں شیڈول کے مطابق سیوریج کی صفائی کروائی جاتی ہے اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی کمپلینٹ دفتر میں موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر اس پر عمل کیا جاتا ہے اور شکایت کو رفع کیا جاتا ہے۔ اس وقت کسی بھی گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا نہ ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے جب کوئی شکایت دفتر موصول ہوتی ہے تو عملہ فوری طور پر اس شکایت کو رفع کرتا ہے۔

(د) واسا لاہور نے شکایات کی مانیٹرنگ کے لئے واسا ہیڈ آفس میں "کمپلینٹ مانیٹرنگ سیل قائم کیا ہوا ہے اور واسا ہیلپ لائن 1334 پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ گورنمنٹ آف پنجاب کے زیر اثر کام کر رہی ہے جو کہ شکایات کو مانیٹر کر رہی ہے۔

لاہور: پی پی۔148 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کی تفصیلات

*1976: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔148 لاہور میں پینے کا سیوریج ملا پانی مل رہا ہے کیا حکومت اس حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کن کن علاقہ جات میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی۔148 لاہور میں پینے کا سیوریج ملا پانی مل رہا ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا

اپنا ہی ½2انچ پائپ کا لیک ہونا ہوتا ہے جو اس اپنی ہی سیوریج کی ہودی سے گزر رہا ہوتا ہے۔
نومبر اور دسمبر 2013 میں بھی پی پی۔148 کے مختلف علاقوں سے پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹس منسلک ہیں۔
واسا لاہور نے پی پی۔148 میں درج ذیل ٹیوب ویلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہوئے ہیں۔

1۔ راحت پارک، سمن آباد ٹیوب ویل

2۔ ہامون شاہ پارک، مزنگ ٹیوب ویل

(ب) مذکورہ حلقہ کے جن علاقوں میں پینے والے پانی میں سنکھیا کی مقدار زیادہ ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی گئی ہے۔ اس حلقہ میں باقی ٹیوب ویلوں کے پانی میں آرسینک کی مقدار کم ہونے کی بناء پر مزید فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے۔

لاہور: گرین بیلٹ میں لگائے گئے درختوں کی تفصیلات

*1986: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے نے سال 12-2011 کے دوران کپ سٹور مین جی ٹی روڈ تا شالامار چوک لاہور گرین بیلٹ میں کل کتنے درخت کب لگائے گئے اور ان کی خرید پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) ان درختوں میں سے کل کتنے موجود ہیں اور کتنے خراب ہونے کی بناء پر ختم ہو چکے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سال 12-2011 کے دوران کل 625 پودے لگائے گئے اور یہ تمام پودے پی ایچ اے کی نرسریز سے اُٹھائے گئے۔

(ب) ان درختوں میں سے 600 عدد پودے موجود ہیں اور 25 عدد پودے خراب ہونے کی بناء پر ختم ہو گئے تھے اور اُن کی جگہ نئے پودے لگادیئے گئے۔

بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی کے منصوبہ جات کی منظوری و تکمیل کی تفصیلات

*2025: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہاؤسنگ نے شہر بہاولپور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے منصوبہ جات ایسے ہیں جو تاحال مکمل نہ ہو سکے، یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) جو منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں، ان سے کتنے لوگ استفادہ کر رہے ہیں، ان منصوبہ جات کے نام و مقام و تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(د) جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے، ان کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) جو منصوبہ جات مکمل ہوئے، ان کی فائنل انسپکشن وچیکنگ کن افسران واہلکاران نے کی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ تاہم مالی سال 07-2006 میں واٹر سپلائی کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا جس کی لاگت 248.789 ملین روپے ہے جس پر اب تک 233.402 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس سے شہر کی تین آبادیوں (i۔ ماڈل ٹاؤن سی، ii۔ مقبول کالونی، iii۔ اسلامی کالونی) کو پینے کا صاف پانی ملنا شروع ہو گیا ہے۔ (تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کا منصوبہ 30-06-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کے منصوبہ کا مقام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری نہیں دی گئی ہے جبکہ مذکورہ بالا واٹر سپلائی کے منصوبہ کی تاخیر کی وجہ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کوئی نیا منصوبہ زیر غور نہ رہا جس کی انسپکشن کی جاتی۔

بہاولپور: لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2026: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ ہاؤسنگ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کن کن مقامات پر لگائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان پلانٹس میں سے اس وقت کتنے چالو حالت میں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں، ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

(ج) ان پلانٹس کو چلانے کے لئے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں- کیا یہ پلانٹس چوبیس گھنٹے چلائے جارہے ہیں۔ وقفہ کا وقت کتنا ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے خراب پلانٹس کو ٹھیک کروایا گیا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے۔ اخراجات کی منظوری کن کن افسران نے دی، ان کے نام، عہدہ، موجودہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بہاولپور شہر میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

لاہور: 2011تا2013، واسا کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2156: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران واسا لاہور نے کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی، اس منصوبہ کا نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور یہ منصوبہ کب شروع اور کب ختم ہوا؟

(ب) ان منصوبوں پر خرچ کردہ رقم اور کاموں کی تصدیق کس کس تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی؟

(ج) کس کس منصوبہ کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے؟

(د) ہر منصوبہ میں کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کی گئی ہے، تفصیل وار بتائیں؟

(ہ) کس کس کام میں فرضی ادائیگی کی نشاندہی ہوئی اور کس کس میں رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کس کس کام میں ناقص مٹیریل کی شکایت موصول ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران عمل میں آنے والے منصوبہ جات کے نام، ان کی تخمینہ لاگت، اخراجات، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز و تکمیل کی تفصیل (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس دوران مکمل کئے گئے منصوبہ جات میں سے کچھ منصوبوں کی تھرڈ پارٹی تصدیق کے لئے مشاورتی فرم نیسپاک کی خدمات حاصل کی گئیں جبکہ باقی ماندہ منصوبے متعلقہ انجینئرز کے زیرِ نگرانی مکمل کئے گئے۔

(ج) اس دوران تھرڈ پارٹی کے زیرِ نگرانی مکمل ہونے والے منصوبوں کی تفصیل (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ منصوبوں میں ٹھیکیدار کو ادا کی گئی رقم کی تفصیل (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان مکمل ہونے والے منصوبوں میں فرضی ادائیگی، رقم کی خُورد بُرد اور ناقص مٹیریل کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

فیصل آباد:پی ایچ اے کی گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2163: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں PHA کی کتنی گراؤنڈز کہاں کہاں ہیں، ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ہر گراؤنڈ کی نگرانی اور دیکھ۔بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر گراؤنڈ میں کیا کیا سہولیات عوام کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(د) ہر گراؤنڈ پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی تھی، تفصیل گراؤنڈ وار بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر کی تمام گراؤنڈز کی حالت انتہائی خراب ہے، ان گراؤنڈز میں جگہ جگہ بارشوں کا پانی کھڑا ہے اور ان میں ڈینگی لاروا پیدا ہو رہا ہے؟

(و) کیا حکومت ان گراؤنڈز کی حالت درست کرنے اور ان کی خراب حالت کے ذمہ داران ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تفصیل بر فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ مالی / بیلداران وغیرہ کی تعداد 1165 ہے اس کے مقابلے میں گراؤنڈز / پارکوں اور گرین بیلٹس وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے دستیاب مالی / بیلداران اور سپروائزری سٹاف کی تعداد 545 ہے اور 620 سیٹیں خالی ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے ان ملازمین کو حسب ضرورت گراؤنڈز کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے دستیاب وسائل کے مطابق عوام کی سہولت کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی ہوئی ہیں جن میں گارڈن فکسچر، لائٹس، جوگنگ ٹریکس، بچوں کے جھولے، باؤنڈری وال، گرل چھتریاں وغیرہ شروع ہیں۔

(د) تفصیل بر فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے اس وقت کسی بھی گراؤنڈ میں پانی نہیں کھڑا اور نہ ہی ڈینگی لاروا کی موجودگی کی شکایات پائی گئی ہیں بارشوں کے دوران بعض گراؤنڈز میں پانی کھڑا ہونے کی شکایات پیدا ہوتی ہیں جس کی نکاسی کا فوری بندوبست کر دیا جاتا ہے۔

(و) پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پیشتر گراونڈز، پارکس درست حالت میں ہیں اگر کسی گراونڈ کی حالت خراب ہے تو اس کی بنیادی وجہ عملہ کی کوتاہی نہیں بلکہ سٹاف اور فنڈز کی شدید کمی ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کا بجٹ و استعمال کی تفصیلات

*2165: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس گراونڈ پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان گراونڈ میں جو کام کروایا گیا ہے۔ ان کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) یہ کام محکمہ کے کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کروایا گیا تھا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ہر کام کی ادائیگی سے قبل ان کی تصدیق کروائی گئی تھی تو یہ کس نے کی تھی اور کیا اس نے موقعہ ملاحظہ کیا تھا؟

(و) کس کس گراونڈ میں کام نہ ہونے کی نشاندہی ہوئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا محکمانہ ایکشن ہوا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کاپی بجٹ 12-2011 بر فلیگ (A) اور کاپی بجٹ 13-2012 بر فلیگ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بر فلیگ (C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) بر فلیگ (C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) محمد خالد ڈائریکٹر انجینئرنگ (BS-19)، عبدالغفور ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ (BS-18)، رائے محمد مرتضیٰ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17) اور جاوید اقبال اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17) کی زیر نگرانی کام سرانجام دیئے گئے۔

(ہ) سب انجینئر بل تیار کرتا ہے جس کے بعد متذکرہ افسران کی طرف سے ہر کام کی چیکنگ اور اس کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد ادائیگی کی جاتی ہے۔

(و) ترقیاتی پروگرامز کے تحت جن گراؤنڈز کے لئے فنڈ دستیاب ہوئے ان تمام میں کام مکمل کروا دیئے گئے اور کام نہ کروانے کے بارے میں کوئی شکایت / نشاندہی سامنے نہیں آئی۔

گوجرانوالہ: پی پی۔93 میں سیوریج لائنز کی تبدیلی کا معاملہ

*2258: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں سیوریج لائنز بوسیدہ ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں اور جگہ جگہ گندا پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ درج ذیل علاقوں میں سیوریج لائنیں 30 سے 35 سال پرانی اور بوسیدہ ہیں جس کی وجہ سے وہ بند ہو جاتی ہیں ان کو کھول دیا جاتا ہے۔ ان کا سائز کم ہونے کی وجہ سے موسم برسات میں یہ مسئلہ زیادہ ہو جاتا ہے:

1۔ سید پارک بازار و ملحقہ گلیاں ڈھلے — 2۔ قذافی روڈ
3۔ کوٹلی بابا رستم روڈ — 4۔ صادق روڈ
5۔ گوبند گڑھ — 6۔ مغلپورہ جناح روڈ

(ب) واسا گوجرانوالہ نے مذکورہ بالا حلقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کے لئے ایک سکیم "مہیا کرنا اور بچھانا سیوریج لائن قذافی روڈ، عباس کالونی، حیدر کالونی، باٹھ کالونی، رحمان آباد، جنت ٹاؤن، صادق آباد اور کوٹلی رستم "مبلغ 82.00 ملین روپے کی بنا کر حکومت پنجاب کو بھیج دی ہے جونہی فنڈز مہیا ہوں گے اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع لاہور: رہائشی سکیموں میں ترقیاتی کام نہ ہونے کی تفصیلات

*2313: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں ایل ڈی اے نے رہائشی سکیموں میں ترقیاتی کام نہ ہونے کی وجہ سے کتنی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی، اگر نہیں کی تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

ایل ڈی اے نے سال 2011 میں ایسی منظور شدہ سکیموں کے خلاف شو کاز نوٹس جاری کئے، جنہوں نے مقررہ وقت میں ترقیاتی کام مکمل نہ کئے تھے اور ان کو بھی reminder جاری کئے گئے اس کے بعد ان سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ سینئر جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کے پاس قانونی کارروائی کرنے کے لئے متعدد چالان بھجوائے گئے۔ان سکیموں میں، سٹی ہاؤسنگ، ندی کنارے ہاؤسنگ سکیم، گلشن جناح، غوث فارم ،ایور گرین، نواب ٹاؤن، وینس ٹاؤن وغیرہ ہاؤسنگ سکیمیں شامل ہیں۔مزید برآں ڈویلپمنٹ کا کام تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے ایل ڈی اے نے وینس ٹاؤن اور نواب ٹاؤن سکیموں میں رہن شدہ پلاٹوں کو فروخت کر کے شعبہ انجینئرنگ ایل ڈی اے کے زیر نگرانی ترقیاتی کام مکمل کروایا۔اس کے علاوہ ایل ڈی اے نے شعبہ انجینئرنگ (پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز) بھی قائم کر دیا ہے جو ترقیاتی کام مکمل کروا رہا ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2344: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سکیل ایک سے 15 تک کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا گیا ہے ایسا کیوں ہے ان ملازمین کو کب تک ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کل 1731 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن میں سے 113 ملازمین ریگولر پوسٹوں (یعنی گرانٹ 17 غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت کام کر رہے ہیں۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور باقی 1618 ملازمین کی بھرتی پراجیکٹ پوسٹوں (یعنی گرانٹ 36 ترقیاتی بجٹ کے

تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت ہوئی تھی۔ کاپی Annex B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں ایک نوٹیفکیشن نمبر DO(O&M)(S&GAD) 5-3/2013 مورخہ 2013-03-01 جاری کیا ہے (کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کا اطلاق صرف 113 ملازمین پر ہوتا ہے جن کی بھرتی ریگولر پوسٹوں (یعنی گرانٹ 17 غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت منظور شدہ پوسٹیں) کے تحت ہوئی ہے۔ اس نوٹیفکیشن کی روشنی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ان 113 ملازمین کے ریکارڈ کا جائزہ لے کر ان کو ریگولر کرنے کی سفارش کرے گی جیسے ہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی حکومت پنجاب ان سفارشات کی روشنی میں ریگولر پوسٹوں کے تحت بھرتی کئے گئے ان 113 ملازمین کو ریگولر کر دے گی۔ باقی 1618 ملازمین جن کی بھرتی پراجیکٹ پوسٹوں یعنی ترقیاتی بجٹ کے تحت ہوئی تھی ان پوسٹوں کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی سفارشات بذریعہ Evaluation Committee Meeting dated 26-07-2011 کے تحت ترقیاتی (یعنی گرانٹ 36) سے غیر ترقیاتی بجٹ (یعنی گرانٹ 17) میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کاپی Annex-D مزید برآں وزیر اعلیٰ نے ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے چار رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی جس کا نوٹیفکیشن ایس اینڈ جی اے ڈی کے ریگولیشن ونگ نے 2012-01-02 کو جاری کیا۔ کاپی Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے مورخہ 13-03-18 کو ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے سفارشات دیں۔ کاپی Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایسے کنٹریکٹ ملازمین کی مدت ملازمت میں جو "ایس این ای" کے مطابق تعینات ہیں ان کے لئے مزید چھ ماہ کی توسیع مورخہ 2014-06-30 تک کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی: راول ٹاؤن میں لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات

*2377: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں، ان میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیاحکومت مزید ٹیوب ویل لگانے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکون کون سی یوسیز میں؟
(ج) پچھلے پانچ سالوں میں ان ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال پر کل کتنے اخراجات کئے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں واسا کے 309 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں اور یہ سب چالوں حالت میں ہیں۔

(ب) جی ہاں! واسا راول ٹاؤن میں مزید ٹیوب ویل لگانے کاارادہ رکھتی ہے۔ مگر یہ ٹیوب ویلز ان علاقوں میں لگائے جائیں گے جہاں زیر زمین پانی نیچے چلے جانے کی وجہ سے موجودہ ٹیوب ویل یا تو پانی دینا بند کر دیتے ہیں یا ان کا ڈسچارج بہت کم ہے اور یہ راول ٹاؤن میں موجودہ ٹیوب ویل کی جگہ لگیں گے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں واسا نے ان ٹیوب ویلوں کی دیکھ بھال پر کل 104.629 ملین روپے اخراجات کئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

2009-10	11.887ملین
2010-11	21.046ملین
2011-12	24.904ملین
2012-13	32.046ملین
2013-14	14.746ملین

(جنوری 2014 تک)

لاہور: مصطفیٰ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے الاٹیوں کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کی تفصیلات

*2397: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے عرصہ بیس سال قبل ایک ہاؤسنگ سکیم مصطفیٰ ٹاؤن کے نام سے شروع کی تھی اور طے شدہ طریق کار کے مطابق لوگوں کو پلاٹ الاٹ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اچانک ایل ڈی اے انتظامیہ کی طرف سے تقریباً 400 گھروں کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ ان کے پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی ہے تو پلاٹ منسوخی کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا حکومت اس اہم اور فوری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے اور نوٹسز واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے عرصہ 35 سال قبل ایک ہاؤسنگ سکیم مصطفیٰ ٹاؤن کے نام سے شروع کی تھی اور طے شدہ طریق کار کے مطابق لوگوں کو پلاٹ الاٹ / ایگریمنٹ کئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ اب اچانک ایل ڈی اے انتظامیہ کی طرف سے تقریباً 400 گھروں کو نوٹس دیئے گئے ہیں کہ ان پلاٹ کی الاٹمنٹ / ایگزیمپشن منسوخ کر دی گئی بلکہ ایل ڈی اے کو مختلف ذرائع سے اطلاعات موصول ہو رہی تھی کہ مصطفیٰ ٹاؤن میں جعلی تیار شدہ فائلوں کا کاروبار عروج پر ہے جس میں محکمہ کے لوگوں کا بھی ہاتھ ہے اور ان فائلوں پر جعلی طریقے سے پلاٹ لگا کر معصوم لوگوں کو فروخت کئے جا رہے ہیں۔ان اطلاعات کی تصدیق پر ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے کے حکم نمبر 84/(HQ)/LDA/ADG بتاریخ 22.05.2012 کے تحت ایک سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان تمام معاملات کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔جانچ پڑتال کے دوران محکمہ مال سے بذریعہ روبکار ملکیت کی تصدیق کی جاتی ہے اور اس کے بعد جمع شدہ رقوم کی تصدیق، موقع کی رپورٹ اور لینڈ ایکوزیشن کلکٹر سے ملکیت کی تصدیق کے بعد فائل میں تمام کارروائی کو چیک کیا جاتا ہے۔ان تمام رپورٹس کے مطابق فائل کے اصل یا جعلی ہونے کی بابت فیصلہ کیا جاتا ہے۔کمیٹی کی تشکیل کے بعد کچھ لوگوں نے مجاز اتھارٹی کو سکروٹنی کا عمل منسوخ کرنے کی درخواست کی لیکن مجاز اتھارٹی نے عوام کے وسیع تر مفاد میں سکروٹنی کا عمل جاری رکھنے کا حکم دیا تاکہ مزید معصوم لوگ لینڈ مافیا کے جال میں پھنس کر جعلی فائلوں پر لگے ہوئے پلاٹ خرید کر اپنی تمام زندگی کی جمع پونجی ضائع نہ کر دیں۔تاحال رقبہ کی تصدیق کے لئے 850 روبکاریں جاری کی جا چکی ہیں جن کی محکمہ مال سے تصدیق ہونے کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔سکروٹنی کمیٹی کی اطلاعات کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے تاحال ایگزیمپشن لیٹر کی شق نمبر 17 کو بنیاد بنا کر 32 پلاٹ جعلی فائلوں پر استثنےٰ کئے جانے اور محکمہ مال سے ملکیت کی تصدیق نہ ہونے کی بناء پر کینسل کئے جا چکے ہیں اور ان کی تشکیل میں ملوث چند اہلکاروں کو سزا کے طور پر ملازمت سے

برطرف بھی کر دیا گیا ہے اور دیگر ذمہ دار اہلکاران اور لینڈ مافیا کے خلاف قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ج) محکمہ مال سے لوگوں کے رقبے کی بذریعہ روبکار تصدیق سکروٹنی کے عمل کا بنیادی اور اہم جز ہے جس کے بغیر سکروٹنی کے مطلوبہ نتائج ممکن نہیں۔اسی تناظر میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ ایل ڈی اے نے کلکٹر کنسالیڈیشن کو بذریعہ لیٹر نمبر 211 مورخہ 31.12.2013 کو ایک چٹھی بھیجی گئی ہے جس میں روبکاروں کا جلد جواب دینے کے لئے تاکید کی گئی ہے تاکہ سکروٹنی کا عمل جلد مکمل ہو سکے۔اگر کوئی ایگزیمٹی نوٹس کی مقررہ مدت کے اندر اپنی ملکیت کا ٹھوس اور مثبت ثبوت لے آئے تو نوٹس واپس لیا جاسکتا ہے بشرطیکہ متعلقہ پلاٹ نمبر کی باقی کارروائی صحیح ثابت ہو۔ملکیت جعلی ثابت ہونے پر نوٹس کی میعاد پوری ہونے پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور: مصطفیٰ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم میں قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے و مزید ٹیوب ویل لگانے کی تفصیلات

*2398: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً بیس سال قبل ایل ڈی اے نے مصطفٰے ٹاؤن لاہور کے نام سے ایک ہاؤسنگ سکیم قائم کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم میں قبرستان کی کوئی جگہ مخصوص نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنی بڑی رہائشی سکیم کے لئے صرف ایک ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے جو رہائشیوں کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ایل ڈی اے مصطفٰے ٹاؤن میں فوری طور پر قبرستان کی جگہ مہیا کرنے اور مزید ٹیوب ویل نصب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ مذکورہ سکیم کے قبرستان کے لئے علامہ اقبال ٹاؤن سکیم کے کریم بلاک میں ایک بڑے قبرستان میں جگہ مخصوص کی گئی ہے جس کا رقبہ 175 کنال مسلم آبادی کے لئے اور بارہ کنال چھ مرلہ عیسائی آبادی کے لئے مخصوص ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مصطفیٰ ٹاؤن میں 04Cfs کیپسٹی کا ایک عدد ٹیوب ویل نصب ہے جو کہ آبادی کو پانی مہیا کر رہا ہے۔ مستقبل میں پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دو عدد نئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے ہائیڈرالوجی ڈیپارٹمنٹ کو پرپوزل پہلے ہی بھیجی جا چکی ہے۔

(د) مفصل جواب جز (ب و ج) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع لاہور کے لوگوں کو سینی ٹیشن سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2400: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کتنے فیصد شہریوں کو sanitation کی سہولیات میسر ہیں؟

(ب) لاہور میں (reduce, reuse, recycle3-r) پالیسی کے تحت Solid Waste Management نے اب تک کیا انتظامات کئے گئے ہیں اور اس پالیسی کو لاہور میں کس حد تک نافذ کیا گیا ہے۔ کیا لاہور کے علاوہ پنجاب کے کسی اور شہر میں بھی اس پالیسی کے نفاذ کا منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ج) لاہور میں سیوریج کے پانی کا Final Disposal کہاں کیا جاتا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کا Waste Water اور Industrial Effluents قدرتی پانی کے راستوں (Water courses) اور دریائے راوی میں پھینک دیا جاتا ہے جس سے آبی حیوانات اور ماحولیات کو شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے؟

(د) کیا وفاقی حکومت کی طرح پنجاب میں Provincial Sanitation Policy زیر غور ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات اور اگر ناں میں ہے تو وجوہات سے مطلع فرمائیں؟

وزیرہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس کا جواب لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لینا مناسب ہو گا۔

(ب) اس کا جواب لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لینا مناسب ہو گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کا Waste Water اور Industrial Effluents نالوں کے ذریعے دریائے راوی میں ڈالا جا رہا ہے۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا Strategic Planning Unit Ravi River-front Urban Development Project پر کام کر رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تجویز کردہ کاموں (Scope of Work) میں دیگر کاموں کے علاوہ راوی میں شامل ہونے والے سیوریج پانی کی تطہیر (Treatment) کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب بھی شامل ہے۔ ابھی یہ منصوبہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی سینیٹیشن پالیسی بنائی اور کیبنٹ کے سامنے منظوری کے لئے رکھی۔ کیبنٹ میٹنگ میں ایک مزید کمیٹی منسٹر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں بنائی گئی جو کہ اپنی سفارشات وزیراعلیٰ پنجاب کو جمع کرائے، اس سلسلے میں کمیٹی کی دو میٹنگز ہو گئی ہیں اور جلد ہی کمیٹی کی سفارشات وزیراعلیٰ پنجاب کو بھجوا دی جائیں گی۔

لاہور: گلشن پارک میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے لگائے گئے کیمرے و دیگر تفصیلات

*2630: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے کل کتنے کیمرے لگائے گئے نیز یہ کیمرے کس کمپنی سے خریدے گئے؟

(ب) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے خریدے گئے کیمروں کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا نیز کس کمپنی نے یہ آفر قبول کی؟

(ج) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کل کتنی مالیت کے کیمرے لگائے گئے نیز ان کیمروں میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں کوئی کیمرے نہیں لگائے گئے۔

(ب) کیمرے خریدنے کے سلسلے میں کبھی کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔

(ج) گلشن پارک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں کوئی کیمرہ لگایا ہی نہیں گیا۔

لاہور: جہانگیر ٹاؤن کچا سانده روڈ پر واقع چلڈرن پارک کو قبضہ گروپ افراد سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*2653: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہانگیر ٹاؤن کچا سانده روڈ لاہور میں واقع چلڈرن پارک 12۔مئی 2010 کو سپریم کورٹ کے حکم کے تحت بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کو چند بااثر افراد سیاسی پشت پناہی میں اس کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جولائی 2010 میں صوبائی محتسب کے تعاون سے پی ایچ اے نے اس کو ایک خوبصورت پارک کی شکل دی تھی؟

(د) کیا حکومت پنجاب اس پارک کو قبضہ گروپ کے افراد سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ یہ پارک 2010 میں بنایا گیا تھا بلکہ یہ پارک جہانگیر ٹاؤن کی آبادی کے لئے بنائی گئی کالونی کے ساتھ ہی بنایا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ پارک پر چند بااثر افراد قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 میں اس پارک میں نئی گھاس اور نئے پودے لگائے گئے تھے اور اس پارک کو مزید خوبصورت بنایا گیا تھا۔

(د) اس پارک میں کسی قسم کا قبضہ گروپ نہیں ہے اور پارک کے گرد رہنے والے افراد ایک سوسائٹی کی طرح پی ایچ اے سے مکمل تعاون کرتے ہیں۔

ضلع ملتان: صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2658: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان کے اکثر علاقوں میں لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں کے لوگ کڑوا پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلے پر کوئی ریسرچ کر رہی ہے کہ اس کو بطریق احسن حل کیا جا سکے اگر نہیں تو کیوں؟

(د) حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ بالا ضلع کے لوگوں کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے کون کون سے دیہاتوں / شہروں کے کتنے لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں ان اقدامات سے کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سکیم وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان شہر میں واسا کی حدود میں کسی علاقے کا پانی آلودہ نہ ہے، البتہ 30 فیصد آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے۔

(ب) ملتان شہر میں واسا کی حدود میں کسی علاقے کا پانی کڑوا نہ ہے۔

(ج) ملتان شہر کا زیر زمین پانی آلودہ کڑوا نہ ہے۔

(د) ملتان شہر میں 09-2008 اور 10-2009 میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں شروع کی گئی ان کی تکمیل سے مزید 20 فیصد آبادی کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔

(ہ) ملتان شہر میں مذکورہ عرصہ میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں واٹر سپلائی سکیم فیز VI اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویلز شروع کی گئیں ان کی مالیت بالترتیب 375 ملین اور 192.216 ملین ہیں۔

ملتان: واسا ملازمین کی کمی کے باعث شہر کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2659: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کتنے ملازمین ڈیلی ویجز اور کتنے ریگولر ہیں؟

(ج) ضلع ملتان میں کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں، کیا یہ مذکورہ ضلع کی آبادی کے تناسب سے پورے ہیں اگر نہیں تو کیوں اور اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی کمی کی وجہ سے ملتان میں جگہ جگہ گٹروں کا گندا پانی کھڑا ہے، صفائی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا ملتان میں منظور شدہ اسامیوں کی مجموعی تعداد 1672 ہے جس کے تحت اس وقت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 1266 ہے جو کہ 34 کنٹریکٹ، 19 ڈیپوٹیشن اور 1213 ریگولر ملازمین پر مشتمل ہے ان ملازمین کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیل	منظور شدہ اسامیاں	موجود اسامیاں	خالی اسامیاں
1	20	01	01	–
2	19/20	01	–	–1
3	19	05	03	02
4	18	12	08	04
5	17	29	18	11
6	16	17	11	06
7	15	10	05	05
8	14	14	13	01
9	13	12	01	11
10	12	06	06	–
11	11	68	55	13
12	10	01	01	–
13	09	23	21	02
14	08	03	01	02

15	07	118	58	60
16	06	39	26	13
17	05	82	34	48
18	04	143	80	63
19	03	06	03	03
20	02	24	23	01
21	01	1056	836	160
22	لیگل ایڈوائزر (مقررشدہ تنخواہ)	02	02	–
	کل تعداد	1672	1266	406

(ب) واسا ملتان میں ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 76 ہے جبکہ 1213 ریگولر ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) واسا ملتان میں اس وقت 537 ریگولر سیور مین کام کر رہے ہیں۔ جبکہ بجٹ میں منظور شدہ تعداد 613 ہے شہری آبادی کے تناسب سے موجودہ سیور مین ناکافی ہیں حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اٹھنے اور واسا کی مالی حالت بہتر ہونے پر سیور مینوں کی منظور شدہ خالی اسامیوں پر بھرتی کر لی جائے گی۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ موجودہ سٹاف سے کام لے کر سیوریج سے متعلقہ شکایات کو ترجیحی بنیاد پر نمٹایا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: آشیانہ سکیم کی تفصیلات

*2772: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع سرگودھا میں حکومت نے آشیانہ سکیم تعمیر کی ہے، اگر ایسا ہے تو اس کا محل وقوع کیا ہے اور اس میں کتنے گھر تعمیر کئے جانے ہیں؟

(ب) مندرجہ بالا سکیم میں تاحال کتنے گھر مکمل کر کے متعلقہ الاٹیوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں اور ان الاٹیوں کا تعلق کن کیٹیگریز سے ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی نے حکومت پنجاب کے تعاون سے سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ پراجیکٹ لانچ کیا تھا مگر لوگوں کی طرف سے خاطر خواہ response نہ ملنے کی وجہ سے پراجیکٹ کو ختم کر دیا گیا۔

(ب) N.A.

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2802: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واٹر فلٹریشن کے کل کتنے پلانٹ کہاں کہاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔87 میں زیر زمین پانی کھارا ہے جو پینے کے بھی قابل نہ ہے؟

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں یونین کونسل وار، واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ PHED نے آج سے پہلے تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگوایا۔

(ب) حلقہ مذکورہ 63 دیہات پر مشتمل ہے جن میں سے 43 دیہات کا پانی کھارا ہے اور 20 دیہات کا پانی میٹھا اور قابل استعمال ہے۔

(ج) مذکورہ بالا حلقہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا ہے۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق فلٹریشن پلانٹ چک نمبر GB/269، GB/285 اور GB/258 میں propose کیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:ایل ڈی اے میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*2850:جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایجرٹن روڈ لاہور پر واقع ایل ڈی اے آفس میں آگ لگنے سے ایل ڈی اے کے کئی ملازمین فوت ہو گئے تھے، فوت ہونے والے ملازمین کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کے فوت ہونے کی وجہ سے وہ پوسٹیں ابھی تک خالی ہیں، بالخصوص ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس کی پوسٹ خالی ہونے کی وجہ سے عوام الناس کو سخت پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کی پریشانی دور کرنے کے لئے کب تک ان خالی پوسٹوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ میں مورخہ 09-05-2013 کو آگ لگی تھی۔ اس سانحہ میں 23 افراد جاں بحق ہوئے اور تقریباً 8 کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا۔ فوت شدگان افراد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں! ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس سمیت دیگر خالی اسامیوں پر تعیناتی ہو چکی ہے اور اس حوالے سے کوئی مشکلات درپیش نہیں ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں واضح کیا جا چکا ہے اس معاملے میں عوام یا ملازمین ادارہ کو کوئی مشکلات درپیش نہیں ہیں۔

ضلع فیصل آباد: سیوریج اور واٹر سپلائی کی شروع کی گئی سکیموں کی تفصیلات

*3114:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 09-2008 سے 13-2012 تک تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں جو ترقیاتی سکیمیں سیوریج، واٹر سپلائی شروع ہوئی ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی اور کون کون سی نامکمل ہیں؟

(ج) کس کس سکیم پر کب سے کام بند پڑا ہے ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سکیم وار بتائیں؟

(د) جو سکیمیں بند پڑی ہیں یا جن پر کام بند کر دیا گیا ہے، ان پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری یا غیر سرکاری افراد ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت نامکمل اور بند سکیموں پر کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال 09–2008 سے 13–2012 تک تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں صرف ایک واٹر سپلائی سکیم شروع ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچ کردہ رقم	موجودہ حالت
1	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 452 گ ب	7.974 ملین روپے	7.364 ملین روپے	تسلی بخش طریقے سے جاری

(ب) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں صرف ایک ہی سکیم مکمل کی گئی اور وہ تسلی بخش حالت میں یوزر کمیٹی کے زیر نگرانی چل رہی ہے۔

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں ایسی کوئی سکیم نہ ہے۔

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً